ختم نبوت زندہ باد

اللہ رسول محمد

ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک ملتان

شمارہ: ۲ جلد: ۲۴
فروری 2020 جمادی الثانی ۱۴۴۱

مسلسل اشاعت کے
57 سال

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مناقب سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

ایک اور سنگِ میل عبور ہوگیا

دہلی کے سلطان محمد بن تغلق اور ختم نبوت

مولانا غلام غوث ہزاروی کا قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی میں خطاب

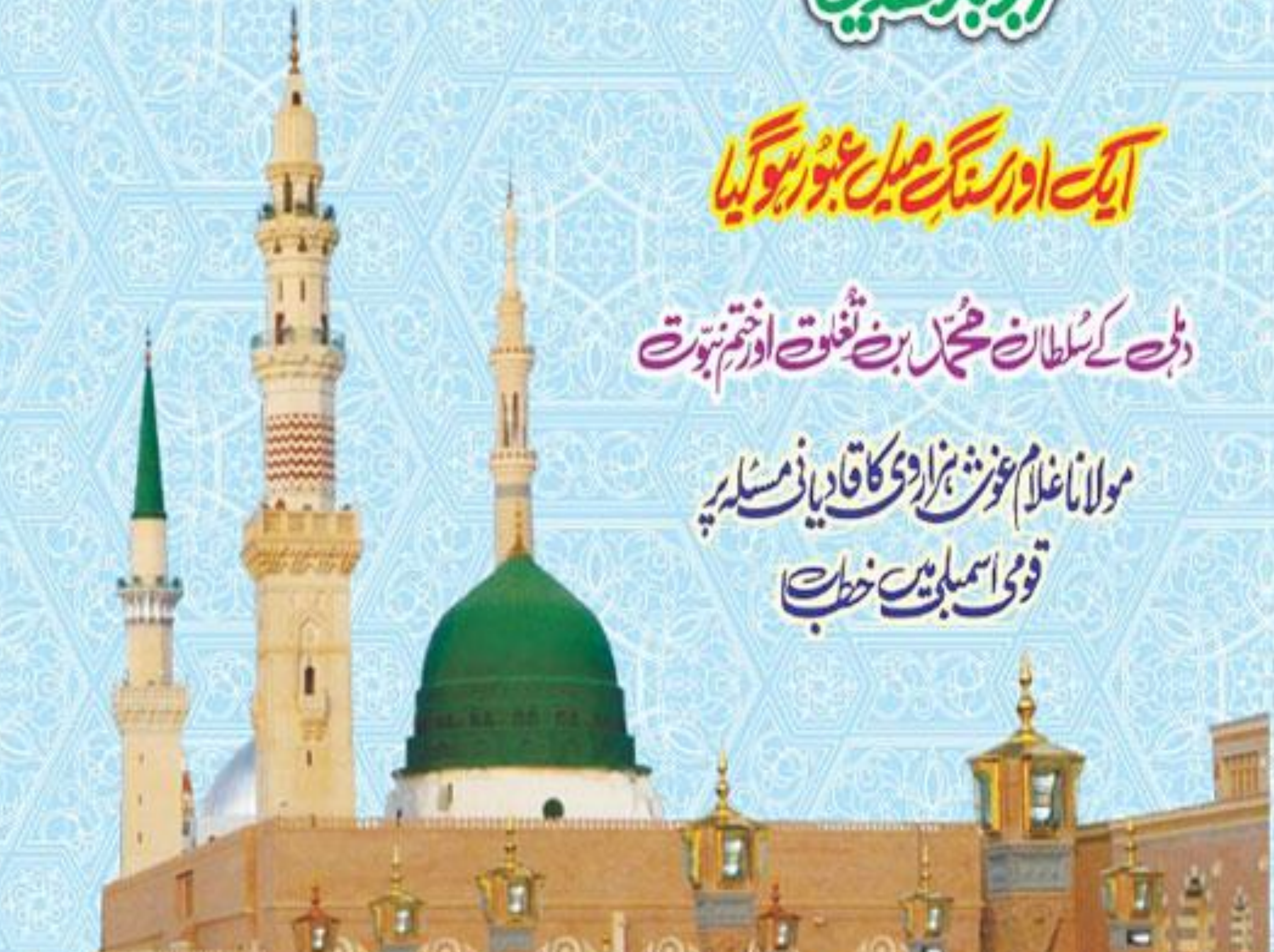

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۲ جلد: ۲۴

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
حضرت مولانا عبدالرحمن میانوی
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان
حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید
صاحبزادہ طارق محمود

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ایک اور سنگ میل عبور ہوگیا	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

خدایاد آیا	علامہ طالوت رحمۃ اللہ علیہ	07
متفرق فضائل از مسلم شریف (قسط نمبر:۳)	مولانا محمد شاہد ندیم	08
مناقب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	مولانا عبدالصمد	11
سیدالشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت	اقتباس: جناب شوکت عزیز صدیقی	14
امانت ودیانت (آخری حصہ)	حافظ خلیل الرحمن راشدی	16
احسان کے بدلے غیرت قومی کے دو عجیب نمونے	مولانا محمد احمد	20
یقیناً سب کچھ فنا ہونے والا ہے	مولانا محمد عثمان	22

شخصیات

حضرت حاجی عبدالقیوم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	24
خاموش ہوگیا چمن بولتا ہوا	مولانا محمد امجد خان	25

ردقادیانیت

دہلی کے سلطان محمد بن تغلق اور ختم نبوت	مولانا اللہ وسایا	27
پاکستان ایک خداداد نعمت لیکن......؟	مولانا غلام رسول دین پوری	29
قادیانی دجل اور اس کا تحقیقی جواب	مولانا عبدالحکیم نعمانی	31
مولانا غلام غوث ہزاروی کا قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی میں خطاب	ادارہ	33

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	37
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	39
مسافران آخرت	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ایک اور سنگ میل عبور ہو گیا

الحمد للہ وکفٰی وسلام علٰی سید الرسل وخاتم الانبیاء. اما بعد!

اسلام کے اساسی اور بنیادی عقیدہ ’’ختم نبوت‘‘ کے تحفظ کی جدوجہد کا آغاز خود رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس سے ہوا۔ آپ ﷺ نے جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کے فتنہ کو فرو کرنے کے لئے سیدنا فیروز دیلمی ؓ کی ڈیوٹی لگائی۔ انہوں نے فرمان نبوی ﷺ کی تکمیل کے لئے سب سے پہلے میدان تحفظ ختم نبوت میں قدم رکھا اور کامیابی وکامرانی نے ان کے ایسے قدم چومے کہ خود آپ ﷺ نے اپنی زبان اقدس سے فرمایا: ’’فاز فیروز‘‘ فیروز ؓ کامیاب ہو گیا۔

امت مسلمہ میں سب سے پہلے خلیفہ سیدنا صدیق اکبر ؓ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا معرکہ برپا کیا اور اس فتنہ کے بانی مسیلمہ کذاب کو پیوند خاک کیا۔ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ ابتداء اسلام سے لے کر آج تک جب بھی، کہیں، کسی بھی جھوٹے نے دعویٰ نبوت کیا، امت مسلمہ نے اپنا ایمانی فرض اوّلین سمجھ کر اس کذاب ودجال کا تعاقب کیا۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی داستان عشق ومحبت کو ہمیشہ تاریخ اسلام کی امہات الکتب میں سال بہ سال اہم واقعات کے تذکروں میں محفوظ کیا گیا۔ ان جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کی دسیسہ کاروں کا تذکرہ تاریخ الکامل ابن اثیر، فتوح البلدون، طبری، طبقات، البدایۃ والنہایۃ، ابن خلدون، ابن عساکر اور دیگر کتب تاریخ میں جگہ جگہ موجود تھا۔ اسی طرح ابوالمظفر الاسفرائینی کی ’’التبصیر فی الدین‘‘، محمد حسین العلوی کی ’’بیان الادیان‘‘ ابوالحسن الاشعری کی ’’مقالات الاسلامیین‘‘ اور ابی منصور عبدالقاہر بن طاہر بن محمد البغدادی (متوفی ۴۲۹ھ) کی ’’الفرق بین الفرق‘‘ ان تمام کتب کو سامنے رکھ کر مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری (۱۸۸۳ء—۱۹۶۰ء) نے خیرالقرون کے دور سے لے کر اپنی وفات (۱۹۶۰ء) تک کے وہ تمام جھوٹے مدعیان نبوت، مسیحیت، مہدویت اور اس قسم کے دوسرے مدعیان جنہوں نے ملت حنیف میں رخنہ اندازیاں کیں اور اسلام کے لئے مار آستین ثابت ہوئے۔ ان کے حالات ’’ائمہ تلبیس‘‘ میں قلم بند کر دیئے۔ ان کذاب مدعیان نبوت میں سے ایک اکذب الکذابین، ملعون قادیان مرزا غلام احمد قادیانی

بھی تھا۔ اس کے حالات وواقعات پر مشتمل مستقل کتاب ’’رئیس قادیان‘‘ بھی آپ نے تحریر کی۔ جس میں قریباً ۳۵-۱۹۳۴ء تک حالات آگئے ہیں۔

مجلس احرار الاسلام کل ہند کی ختم نبوت کانفرنس قادیان ۱۹۳۴ء سے لے کر دسمبر ۲۰۱۹ء تک کی تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد یکجا کہیں سے مل جاتی تو گویا خیر القرون سے آج تک کی یہ تاریخ قلم بند ہو کر منصۂ شہود پر آجاتی۔ یہ سعادت اللہ رب العزت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حصہ میں لکھی تھی کہ سب سے پہلے ’’تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء‘‘ کی کتاب شائع کی جو ۱۹۳۴ء سے ۱۹۵۳ء کے حالات پر مشتمل ہے۔ پھر ۱۹۵۴ء سے ۱۹۷۴ء کے ابتدائی حالات تک کتاب مرتب کی جو’’تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اوّل‘‘ کے نام پر معرض وجود میں آئی۔ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء واقعہ چناب نگر سے لے کر ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ تک کے حالات پر مشتمل کتاب ’’تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد دوم‘‘ کے نام پر شائع ہوئی۔ پھر ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلہ کے بعد تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء امتناع قادیانیت قانون کی منظوری تک کے حالات وواقعات کو ’’تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء‘‘ کے نام پر مرتب کر کے شائع کیا گیا۔

اب ضرورت تھی کہ ۱۹۸۵ء سے ۲۰۱۹ء تک کے حالات وواقعات اور تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کی تاریخ کو مرتب کر دیا جائے تاکہ خیر القرون کے عہد مبارک سے لے کر ۲۰۱۹ء تک کی پوری تاریخ تحفظ ختم نبوت محفوظ ہو جائے۔ چنانچہ ’’تحریک ختم نبوت‘‘ کے نام پر اس پوری جدوجہد کی مبارک یادوں کو مرتب کرنے کا عزم کیا۔ پہلے خیال تھا کہ ’’ائمہ تلبیس‘‘ اور ’’رئیس قادیان‘‘ دونوں کتابوں کو بھی اس سیٹ کا حصہ بنا دیا جائے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، جناب محمد متین خالد، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی سے مشورہ کیا۔ لیکن کسی نتیجہ پر نہ پہنچ پائے۔ پھر حضرت مولانا زاہد الراشدی سے رہنمائی کی استدعاء کی تو آپ نے فرمایا کہ اس کام کے لئے ملتان آؤں گا۔ دو تین دن رہ کر اس پر مشورہ بھی مکمل کریں گے۔ اس کا دیباچہ بھی لکھوں گا اور یہ کہ اس دوران میں لائبریری سے بھی استفادہ ہو جائے گا۔ اس کرم فرمائی کو نیک فال سمجھا اور باعث سعادت بھی۔ موعودہ دن گزر گئے۔ مصروفیت نے انہیں اس طرف آنے کا نہ چھوڑا۔

۲۸ر دسمبر ۲۰۱۹ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کے ملک بھر کے رفقاء کا اجلاس تھا۔ سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی تیاری کے لئے مشاورت کے دوران ان حضرات نے فیصلہ کیا۔ اس سال شرکاء کورس کو تحریک ختم نبوت کا مکمل سیٹ دیا جائے۔ الحمدللہ! جمع وترتیب، کمپوزنگ، پروف ریڈنگ کا کام تکمیل کے مراحل میں تھا۔ اجلاس نے مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد وسیم اسلم، جناب محمد عدنان سنبال پر

مشتمل کمیٹی قائم کردی کہ وہ سنین کے اعتبار سے ۱۹۳۴ء سے ۲۰۱۹ء تک یوں چھیاسی سال (گویا) ایک صدی کی تحفظ ختم نبوت کی ایمان پرور، جہاد آفریں، حقائق افروز جدوجہد کی تاریخ کی ترتیب قائم کردیں۔ جتنی جلدوں کا سیٹ تیار ہو جائے فوری پریس بھجوادیا جائے۔ مارچ ۲۰۲۰ء کے آخر تک چھپ جائے۔ تاکہ اپریل میں ختم نبوت کورس کے اختتام پر شرکاء کورس کو مجلس کی طرف سے پیش کردیا جائے۔ چنانچہ ۲۹؍دسمبر ۲۰۱۹ء کو سہ رکنی کمیٹی نے ''تحریک ختم نبوت'' کتاب کے حجم اور سنین کو سامنے رکھ کر ترتیب قائم کی تو اس کی دس ضخیم جلدیں 20x30/8 کا سائز طے ہوا جس کی تفصیل یہ ہے:

جلد اول	۱۹۳۴ء	تا	۱۹۵۳ء	جلد دوم	۱۹۵۴ء	تا	ابتداء ۱۹۷۴ء
جلد سوم	۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء	تا	۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء	جلد چہارم	۸؍ستمبر ۱۹۷۴ء	تا	۳۱؍دسمبر ۱۹۸۵ء
جلد پنجم	۱۹۸۶ء	تا	۱۹۹۱ء	جلد ششم	۱۹۹۲ء	تا	۱۹۹۷ء
جلد ہفتم	۱۹۹۸ء	تا	۲۰۰۳ء	جلد ہشتم	۲۰۰۴ء	تا	۲۰۱۰ء
جلد نہم	۲۰۱۱ء	تا	۲۰۱۶ء	جلد دہم	۲۰۱۷ء	تا	۲۰۱۹ء

۱۹۷۴ء کے بعد سے ۲۰۱۹ء کے آخر تک التزام کیا ہے:

۱...... سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں چنیوٹ/ چناب نگر کی پوری رپورٹ۔

۲...... ملتان/ چناب نگر سالانہ ختم نبوت کورس کی رپورٹ اور شرکاء کے اسماء گرامی (بہت سارے صفحات ہر سال ناموں کے اندراج کے لئے صرف ہوئے) لیکن یہ چیزیں تاریخ وریکارڈ کا حصہ ہیں۔ اس کے بغیر چارہ نہ تھا۔

۳...... مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے درجہ حفظ، دورہ حدیث شریف اور سالانہ تخصص کی کلاسوں میں پڑھنے والے حضرات کی تفصیلی فہرست شامل کی گئی۔

۴...... برطانیہ کی ختم نبوت کانفرنس کی سال بہ سال کی تفصیلی رپورٹ۔

۵...... سال میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں، کورسز، انعام گھر کی رپورٹیں۔

۶...... ہر سال جو قادیانی مسلمان ہوئے ان کی خبریں۔

۷...... بعض سرکردہ قادیانیوں کے قبول اسلام اور ترک قادیانیت کی رپورٹیں اور انٹرویوز۔

۸...... انڈیا، افریقہ اور دنیا بھر میں کورسز، اجتماعات اور کانفرنسوں کی جو کارروائی میسر آتی گئی۔

۹...... سال بھر میں جہاں کہیں نیا قادیانی قضیہ کھڑا ہوا اس کے خلاف امت کی جدوجہد کی رپورٹ۔

۱۰...... قادیانیوں سے متعلق عدالتی فیصلوں کے مکمل متن۔

۱۱...... حکومتی سطح پر قادیانی جماعت کی قانون شکنی اور اس کا ردّ عمل۔

۱۲...... قادیانیت سے متعلق اہم شخصیات کے مضامین، تجزیہ، رپورٹیں۔

۱۳...... سال بھر میں اہم دینی شخصیات کی وفیات کی فہرست۔

۱۴...... قادیانی مسائل سے متعلق حسب ضرورت حکومتی ارکان کو مرسلہ خطوط کے متن۔

۱۵...... لمحہ بہ لمحہ ملک عزیز میں قادیانیوں سے متعلق امت کی جدوجہد جس جس مرحلہ سے گزرتی رہی اس کی مکمل عکاسی۔

اسی طرح دیگر بہت سارے ایسے عنوانات جو معلومات کا بیش بہا خزانہ، تاریخ کا ورثہ، منہ بولتے حقائق، آپ پڑھیں تو محسوس ہو کہ آپ تحریکی جدوجہد کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اعتراف ہے کہ سب کچھ جمع نہیں کر پائے۔ لیکن اتنا کچھ جمع ہوگیا ہے جو کہیں بھی یکجا نہیں تھا۔ بلا مبالغہ قریباً صدی بھر کا بکھرا ہوا قیمتی اثاثہ یکجا کر کے جواہر کی مالا تیار کر دی ہے۔ مسلمانوں کے لئے روح پرور اور منکرین کے لئے روح فرسا ہے۔

عالمی مجلس کی پون صدی کی مجلس شوریٰ، مجلس عاملہ اور مجلس عمومی کے اجلاس کی قابل اشاعت کارروائیاں شائع کر دی گئیں۔ یہ تمام تر ریکارڈ عالمی مجلس کے ترجمان پہلے ہفت روزہ پھر ماہنامہ لولاک، ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع سرمایہ سے لیا گیا۔ تمام اخبارات یا دیگر رسائل کا احاطہ نہیں کر پائے۔ اس سے بلاشبہ ضخامت کے بڑھنے کا خوف تھا۔ ہم نے ایک شاہراہ متعین کر دی ہے۔ اس کو مزید پھیلایا اور بڑھایا جا سکتا ہے۔ تمام مکاتب فکر کی جس جدوجہد کا جو ریکارڈ ملا وہ شامل کر دیا۔ جو نہیں ملا یا تلاش نہ کر پائے، وہ آپ عنایت کریں تو آئندہ شامل کیا جائے گا۔ جماعتی احباب توجہ کریں کہ یہ دس جلدوں پر مشتمل ہزاروں صفحات کی کتاب جہاں ''تحریک ختم نبوت'' کی رپورٹ ہے۔ وہاں مجلس کی کارکردگی بھی محفوظ کر دی ہے۔

جو کچھ ہم سے ہو پایا وہ جمع کر دیا ہے۔ جو رہ گیا ہے اس کی دلالت، دلالت علے الخیر ہے جو شکریہ کے ساتھ قبول ہوگی۔ ہمت کرو، کرنے کا کام ہے۔ ورنہ مشورہ دینا اور اعتراض کرنا کیا مشکل ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس محنت کو قبول فرمائیں۔ اپنے بزرگوں (جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت) اور دیگر اکابر کی جدوجہد کے تذکرے پڑھیں اور آگے بڑھیں اور بڑھتے ہی چلے جائیں۔ حرکت کا نام زندگی ہے اور جمود کا نام......

آخر میں بہت شکر گزار ہوں اپنے برادر مولانا محمد وسیم اسلم صاحب کا انہوں نے اس کتاب کی تکمیل کے لئے وہ محنت کی کہ میرا رؤاں رؤاں ان کے لئے سپاس گزار ہے۔ حق تعالیٰ تمام رفقاء و شریک کار حضرات کو بہت ہی جزائے خیر دیں۔

خدا یاد آیا

علامہ طالوت رحمہ اللہ

انہیں کوئی مشکل کشا یاد آیا
بتوں کو بھی ہار خدا یاد آیا!

رہے عمر بھر جس کی رحمت سے منکر
وہی اب دم ابتلا یاد آیا

رہے سرخوشی میں تو سرمست و بے خود
مگر مشکلوں میں خدا یاد آیا

بھلی یاد آئی ہے اس کی کہ اب تو
بروں کو بھی اپنا بھلا یاد آیا

بعنوان عفو و کرم وقت مشکل
ہر ایک کا وہ مشکل کشا یاد آیا

مرے قلب پر چھا گئی اک تسلی
مجھے جب بھی نام خدا یاد آیا

نظر آرہے ہیں وہ ایمن کے جلوے
شکستہ دلوں کو یہ کیا یاد آیا

متفرق فضائل از مسلم شریف

قسط نمبر:3

مولانا محمد شاہد ندیم

حضور اکرم ﷺ کے معجزات

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے آپ ﷺ کو بھوک کی حالت میں دیکھا تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ گھر میں کوئی شئی ہے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ تو میری بیوی ایک تھیلہ نکال کر میرے پاس لائی جس میں ایک صاع جو تھے۔ اور ہمارا ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا، تو میں نے اسے ذبح کیا میری بیوی نے آٹا پیسا تو میری بیوی میرے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوئی۔ میں گوشت کاٹ کر پکنے کے لئے ہانڈی میں ڈال کر آپ ﷺ کے پاس آیا۔ میری بیوی کہنے لگی مجھے کہ: رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے سامنے شرمندہ نہ کرنا (مطلب زیادہ آدمی نہ لانا) وہ فرماتے ہیں میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور سرگوشی کے انداز میں بات کی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو ہمارے پاس تھے اس کا آٹا بنایا ہے۔ آپ ﷺ چند اصحاب کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا اور فرمایا اے خندق والو! بے شک جابرؓ نے تمہاری دعوت تیار کی ہے تم سارے ہی آ جاؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا اور نہ ہی آٹے کی روٹی پکانا شروع کرنا۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں وہاں سے آیا اور رسول اللہ ﷺ بھی لوگوں سے آگے تشریف لے آئے میں بیوی کے پاس آیا (خبر دی) وہ کہنے لگی تجھے اس طرح ہو اور اسطرح ہو میں نے بتایا کہ میں نے تو اس طرح کہا تھا جس طرح تو نے مجھے کہا تھا۔ پھر میں گوندھا ہوا آٹا آپ ﷺ کے پاس لے آیا تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ ﷺ ہماری ہانڈی کی طرف تشریف لے آئے۔ اس میں بھی اپنا لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ایک اور روٹی پکانے والی بلالو جو تمہارے ساتھ مل کر روٹیاں پکائے، ہانڈی میں سے پیالوں میں ڈالتے جاؤ اور ہانڈی کو اتارنا نہیں۔ صحابہ اس دن ایک ہزار کی تعداد میں تھے۔ اللہ کی قسم سب نے کھانا کھایا حتی کہ بچا کر چھوڑ گئے اور چلے گئے اور ہماری ہانڈی پہلے کی طرح جوش مار رہی تھی اور ہمارے آٹے کی ویسے ہی روٹیاں پک رہی تھیں۔ آٹا اسی طرح رکھا ہوا تھا۔ (سبحان اللہ) وان برمتنا لتغط کماھی وان عجیننا لیخبز کماھو! (ج۲ص۱۷۸)

حضرت ایاس بن مسلمہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے باپ مسلمہؓ نے بیان کیا کہ ہم حدیبیہ میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے اور چودہ سو آدمی تھے اور پاس بکریاں تھیں ۔ کنواں سیراب نہ کرتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کنواں کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے یا تو دعا فرمائی یا لعاب مبارک ڈالا، پس کنویں نے جوش مارا اور ہم نے جانوروں کو بھی سیراب کیا اور خود بھی سیراب ہوئے۔ (ص۱۱۳، ج۲)

حضرت سالم بن ابی الجعدؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا صحابہ شجرہ کتنے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا ہم تھے تو پندرہ سو اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی ہمیں (پانی) کافی ہو جاتا تھا۔
لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا الفا و خمس مائۃ۔ (ج۲ص۱۲۹)

حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی آئے اور مشقت کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت کمزور ہوگئی تھی۔ ہم اپنے آپ کو اصحاب رسول اللہ ﷺ پر پیش کرتے رہے تو ان میں سے کسی نے ہمیں قبول نہیں کیا، پھر ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے تو وہاں تین بکریاں تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ان بکریوں کا دودھ نکال لیا کرو ہمارے درمیان ہوگا (یعنی تقسیم کرلیں گے) تو ہم دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر آدمی اپنا حصہ پی لیتا اور حضور ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کے وقت تشریف لاتے تو ایسے انداز میں سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا۔ اور جاگنے والا سن لیتا پھر آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے ایک رات شیطان میرے پاس آیا جبکہ میں اپنا حصہ دودھ کا پی چکا تھا۔ شیطان کہنے لگا محمد ﷺ انصار کے پاس جاتے ہیں۔ وہ آپ ﷺ کو تحفہ دیتے ہیں اور آپ کو ان سے ضرورت کی چیز مل جاتی ہے۔ آپ ﷺ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کوئی ضرورت نہیں تو میں دودھ کے پاس آیا اور پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہوگیا کہ اب دودھ کا کوئی راستہ نہیں رہا تو شیطان نے مجھے ملامت کی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد ﷺ کے حصے کا بھی دودھ پی لیا آپ ﷺ آئیں گے دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بددعا ہو جائے گی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں سر پر ڈالتا تو پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی آرہی تھی۔ جبکہ میرے دونوں ساتھی سوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، بالآخر نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ نماز پڑھی پھر آپ ﷺ دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ بھی نہ پایا تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے (ڈر گیا) کہا کہ اب میرے لئے بددعا فرمائیں گے۔ بس میں تو ہلاک ہوجاؤں گا۔ تو آپ ﷺ نے دعا

فرمائی: اللّٰھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی. ﴿اے اللہ اسے کھلا جو کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے۔﴾ میں اپنی چادر کی طرف اٹھا اور مضبوط کر کے اپنے اوپر باندھ لی اور میں نے چھری لے لی اور بکریوں کی طرف چل پڑا کہ جو بکری ہو آپ ﷺ کے لئے ذبح کر کے لاؤں۔ (اور دعا کا مصداق بن جاؤں) تو اچانک بکری دودھ سے بھری ہوئی تھی پھر جو دیکھا تو سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو میں آل محمد ﷺ کا وہ برتن لایا جس کے بارے وہ خیال نہیں کر سکتے تھے کہ اس میں بھی دودھ بھر لیں گے۔ پس میں نے اس برتن میں دودھ نکالا حتی کہ جھاگ اوپر آ گئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصے کا دودھ پی لیا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ دودھ پئیں۔ آپ ﷺ نے وہ دودھ پی لیا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے اور میں آپ ﷺ کی دعا کو پہنچ چکا۔ میں ہنس پڑا یہاں تک کہ میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے مقدادؓ! یہ تیری ایک نازیبا حرکت ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس طرح کا معاملہ ہوا ہے۔ اور میں نے اس طرح کر لیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا نہیں یہ مگر اللہ کی رحمت ہے تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے۔ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ نے بھی دودھ پی لیا اور میں نے بھی پی لیا تو اب مجھے (بوجہ خوشی) کسی کی پرواہ نہیں ما ابالی اذا اصبتھا واصبتھا معک من اصابھا من الناس۔ (مسلم ج۲،ص۱۸۴)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے: فرماتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ۱۳۰ آدمی تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ تو ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے مقدار آٹا تھا تو اس آٹے کو گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک آدمی دراز قد فربہ بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم بیچو گے یا عطیہ یا فرمایا ہبہ کرو گے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ میں بیچوں گا۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی پھر اس کو ذبح کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس کے جگر (کلیجی) بھوننے کا حکم فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں اللہ کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں بچا جس کو آپ ﷺ نے کلیجی کا ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو۔ جو موجود تھا اس کو حصہ دے دیا اور جو غائب تھا اس کا حصہ رکھ دیا۔ راوی فرماتے ہیں آپ ﷺ نے دو پیالوں میں (گوشت) نکالا پھر ہم سب نے اس میں سے کھایا اور خوب سیر ہو گئے اور پیالوں میں پھر بھی بچ گیا تو میں نے اسے اونٹ پر رکھ دیا جیسا کہ راوی نے فرمایا وجعل قصعتین فاکلنا منھا اجمعون وشبعنا وفضل فی القصعتین فحملتہ علی البعیر۔

(مسلم ص۱۸۵) جاری ہے!!

مناقب حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ

مولانا عبدالصمد: محراب پور

صدق وصداقت کے تاجدار، خاتم الانبیاء ﷺ کے یار غار کا پہلا نام عبدالکعبہ تھا۔ اسلامی نام: عبداللہ: لقب: صدیق وعتیق ہے۔ لیکن تاریخ میں اپنی کنیت ابوبکر کے نام سے مشہور ہوئے۔

’’بکر‘‘ عربی زبان میں جوان اونٹ کو کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ کو بچپن سے ہی اونٹ ہانکنے کا بہت ہی زیادہ شوق تھا۔ آپ اونٹوں کے بارے میں بڑی معلومات رکھتے تھے۔ اس لئے ابوبکر کی کنیت کے ساتھ مشہور ہوئے جس کے معنی ہیں اونٹوں کا باپ یا اونٹوں کے ساتھ رغبت رکھنے والا۔ اس کے علاوہ علامہ زمخشری ؒ کا ایک قول ہے۔ بکر کا معنی ہے نیک کاموں میں پیش پیش ہونا۔ چونکہ عبداللہ نیکی کے ہر کام میں پیش پیش ہوتے تھے۔ اس لئے آپ کو ابوبکر کہا جاتا ہے۔ یعنی نیکیوں کا باپ۔

بہرحال یہ کنیت اتنی مشہور ہوئی کہ شاید ہی کسی کو کبھی اصل نام لینے کی ضرورت پڑی ہو۔ مسلمانوں کے علاوہ اوروں کو تو شاید اصل نام پتہ ہی نہ ہو۔ حضرت ابوبکرؓ کے والد کا نام عثمانؓ اور کنیت ابوقحافہ تھی۔ نیز ابوبکرؓ کی والدہ کا نام سلمٰیؓ کنیت ام الخیر تھی۔ ابوبکر صدیقؓ کی پیدائش اصحاب فیل کے اڑھائی سال بعد ہوئی۔ اس لئے حضور ﷺ سے اڑھائی سال چھوٹے تھے۔ بہرحال ابوبکر صدیقؓ نے بالغ اور آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اس پر روایتیں متفق ہیں۔ مشہور بھی یہی ہے۔ آپ روز اول سے ہی مقام صداقت پر فائز تھے۔ البتہ معراج والے واقعے کو چوں چرا کے بغیر قبول کیا تو آپ ﷺ نے باقاعدہ صدیق کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی آخر الزمان ﷺ کی نبوت کی تصدیق اس وقت کر دی تھی جب امام الانبیاء ﷺ گیارہ سال کی عمر میں اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کی طرف کاروبار کے سلسلہ میں گئے تھے۔ وہاں پر بحیرا نامی ایک عیسائی راہب نے حضور ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے جو اس سفر میں ساتھ تھے۔ اس وقت ہی دل میں نبوت کی تصدیق کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو نبوت پیر کے دن عطا ہوئی اور ابوبکر صدیقؓ نے اسی پیر کے دن شام سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ (سیرت ہاشمی ص ۶۲)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مقام ومرتبہ عزت وعظمت، شان وشوکت آخرت کے اعتبار سے کیا ہوگی۔ اس حوالے سے چند احادیث یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر انہوں نے مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے دل میں یہ خواہش مچل رہی ہے کہ کاش اس وقت میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تو مجھے بھی جنت کا دروازہ دیکھنا نصیب ہو جاتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ یاد رکھو! میری امت میں سے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان میں سے سب سے پہلے شخص تم ہی ہو گے۔

(ابوداؤد جلد۲، ص۶۴۰، مشکوٰۃ جلد۲، ص۵۵۶، کنزالعمال جلد۱۱، ۲۴۸)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے روزہ کی حالت میں صبح کی؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں نے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے آج جنازہ کے ساتھ کون گیا؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا تم میں سے کسی نے مسکین کو آج کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ آج تم میں سے کسی نے مریض کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں نے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے اندر یہ ساری باتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ (مسلم ج۱، ص۳۳۰، المعجم الکبیر ج۷، ص۶۵۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکرؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم دوزخ کی آگ سے اللہ کے آزاد کردہ ہو۔ اسی دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔ (جامع الترمذی ج۲، ص۲۵۸، المعجم الکبیر ج۱، ص۹۰، کنزالعمال ج۱۱، ۲۵۴)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک ایسا آدمی بھی داخل ہوگا جس کو ہر جنتی گھر اور کمرے والا کہے گا۔ خوش آمدید، خوش آمدید ہمارے پاس تشریف لایئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس دن اس آدمی کے ثواب کا کیا ہی ٹھکانہ ہوگا؟ فرمایا۔ جی ہاں! وہ آپ ہی ہوں گے اے ابوبکرؓ! (المعجم الکبیر ج۷، ۵۹۵، کنزالعمال ج۱۱، ۲۵۵)

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار انصاری عورت کے پاس حضور ﷺ کے ساتھ جانا ہوا۔ اس عورت نے آپ ﷺ کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی اور بکری ذبح کی۔ اس موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا ابھی عنقریب ایک جنتی آدمی آئے گا۔ تھوڑی دیر میں ابوبکر صدیقؓ داخل ہوئے۔ (ہم نے سمجھ لیا یہ ہی جنتی ہیں)

(ابن ابی شیبہ ج۱۷، ص۴۳، ترمذی ج۲، ص۲۱۰)

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور ﷺ نے جنت کی صفات اور جنت کی نعمتوں کو بیان

کیا۔اس دوران آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جنت میں بختی اونٹوں کی طرح پرندے ہوں گے۔ جو جنت کے درختوں سے کھائیں گے اور کسی قسم کی اس میں کمی نہیں آئے گی۔اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ وہ پرندے تو بڑے خوشحال ہوں گے۔حضور ﷺ نے فرمایا جو ان پرندوں کو کھائیں گے وہ ان سے بھی زیادہ خوشحال ہوں گے۔اللہ کی قسم اے ابوبکرؓ! تم بھی ان کے کھانے والوں میں سے ہو۔

(ابن ابی شیبہ ج۱۷،ص۳۱،۳۰، کنزالعمال ج۱۱،۲۵۵)

قیامت کے دن فرشتے حضرت ابوبکرؓ کو بنا سنوار کر انبیاء اور صدیقین کے ساتھ جنت میں لائیں گے۔

(کنزالعمال ج۱۱،۲۵۵)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ تم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس جاؤ اور ان کو میری طرف سے سلام کر کے جنت کی بشارت سناؤ۔ (الفتح الباری ج۷،ص۳۷)

اے ابوبکرؓ اللہ پاک نے آپ کو رضوان اکبر عطا فرمایا ہے۔پوچھا گیا کہ رضوان اکبر کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ جنت میں لوگوں کے لئے عمومی تجلی فرمائے گا اور ابوبکر کے لئے خاص تجلی فرمائے گا۔

(کنزالعمال ج۱۱،ص۲۵۵)

قیامت کے دن سب کا حساب ہوگا۔لیکن حضرت ابوبکرؓ کا حساب نہیں ہوگا۔ (کنزالعمال،ایضاً)

حضرت صدیق اکبرؓ کی آخری وصیت

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات سے قبل وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ غسل وکفن کے بعد میری لاش کو روضہ پاک کے دروازے پر لے جانا اور وہاں جا کر عرض کرنا: ’’السلام علیک یارسول اللہ ﷺ! یہ ابوبکرؓ خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔اگر اجازت مل جائے اور مزار مبارک کا دروازہ کھل جائے تو اندر لے جا کر مجھے دفن کر دینا۔اگر اجازت نہ ملے تو جنت البقیع میں جا کر دفن کر دینا۔‘‘ راوی کا بیان ہے کہ ابوبکرؓ کی وصیت کے مطابق آپ کی لاش کو روضہ پاک کے دروازے پر لے جایا گیا وصیت کے مطابق اجازت طلب کی گئی۔لیکن ابوبکر صدیقؓ کے وصیت والے الفاظ ابھی تک پورے بیان نہیں ہوئے تھے کہ پردہ خود بخود ہٹ گیا اور اندر سے آواز آئی دوست کو دوست کے پاس لے آؤ۔ (سفینۃ الاولیاء ص۵۲)

میرپورخاص میں جلسہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۶ دسمبر ظہر کی نماز کے بعد مدرسہ دارالعلوم احمدانی کالونی میرپورخاص میں بنات وخواتین کا جلسہ ہوا۔مولانا مختار احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے اصلاحی بیانات ہوئے نیز خواتین کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی اور کفریہ عقائد سے بھی آگاہ کیا گیا۔

سید الشہداء حضرت حمزہؓ کی شہادت

اقتباس: فیصلہ جسٹس (ر) جناب شوکت عزیز صدیقی

’’جعفر عمر بن امیہ نے روایت کیا: میں عبیداللہ بن عدی الخیار کے ساتھ باہر نکلا۔ جب ہم حمص (شام) کے ایک قصبے پہنچے تو عبیداللہ بن عدی نے (مجھ سے) کہا کیا تم وحشیؓ کو دیکھنا پسند کرو گے۔ تاکہ ہم اس سے حمزہؓ کے قتل کے بارے میں پوچھ سکیں؟ میں نے جواب دیا ہاں! وحشیؓ شام کے علاقہ حمص میں رہا کرتا تھا۔ ہم نے اس کے بارے میں پوچھا۔ کسی شخص نے ہمیں بتایا کہ وہ اپنے محل کے سائے میں ہے۔ جیسے کوئی بڑا سا کپا ہو۔ پس ہم اس کی طرف چلے گئے۔ جب ہم اس سے کچھ فاصلے پر تھے تو ہم نے اسے سلام کیا۔ اس نے بھی جواباً ہمیں سلام کیا۔ عبیداللہ نے اپنی پگڑی پہنی ہوئی تھی اور وحشی اس کی آنکھوں اور پاؤں کے سوا کچھ نہ دیکھ سکا۔ عبیداللہ بولا: ارے وحشی کیا تم مجھے جانتے ہو؟ وحشی نے اسے دیکھا اور کہا اللہ کی قسم نہیں۔ لیکن یہ جانتا ہوں کہ عدی بن اخیار نے ابوالعیص کی بیٹی ام قتال نامی عورت سے شادی کی تھی اور اس نے مکہ میں اس کے ایک بیٹے کو جنا تھا۔ میں نے اس بچے کے لئے ایک دائی تلاش کی تھی۔ (ایک مرتبہ) میں اس بچے کو اٹھائے ہوئے اس کی ماں کے پاس تھا۔ تب میں نے اسے اس کی ماں کے حوالے کیا تھا۔ تمہارے پیر اس بچے کے پیروں کے مشابہ ہیں۔

تب عبیداللہ نے اپنے چہرے کو بے نقاب کیا اور (وحشیؓ) سے کہا کیا تم ہمیں حضرت حمزہؓ کے قتل کا (قصہ) سناؤ گے۔ وحشیؓ نے جواب دیا ہاں! حضرت حمزہؓ نے بدر (کی جنگ) میں تمومہ بن عدی بن الخیار کو قتل کیا تھا۔ اس لئے میرے آقا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا: اگر تم میرے چچا کے انتقام میں حمزہؓ کو قتل کر دو تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ جب لوگ ’’عنین‘‘ کے سال میں (احد کی جنگ کے لئے) روانہ ہوئے۔

’’عنین‘‘ احد پہاڑ کے قریب ایک پہاڑ ہے۔ اس کے اور احد کے درمیان ایک وادی ہے۔ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا۔ جب لشکر لڑائی کے لئے تیار ہو گئے تو شیبہ باہر نکلا اور کہا: کیا کوئی (مسلمان) ہے جو میرے مقابلے کے لئے میرا چیلنج قبول کرے؟ حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب سامنے آئے اور کہا: او شیبہ، او ابن ام عمار، او عورتوں کے ختنے کرنے والے! کیا تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو چیلنج کرتے ہو؟ پھر حضرت حمزہؓ نے حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ اسے یوں کر دیا جیسے وہ کل کا مر چکا ہو۔ میں نے اپنے آپ کو ایک چٹان کے پیچھے چھپا لیا۔ جب وہ (یعنی حمزہؓ) میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ ان پر

دے مارا۔ نیزہ ان کی ناف کے اندر سے گزرتا ہوا باہر جا نکلا۔ یوں ان کی موت کا سبب بنا۔ جب سب لوگ مکہ واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس ہوا۔ میں (مکہ) میں قیام پذیر رہا۔ حتیٰ کہ (مکہ) میں اسلام پھیل گیا۔ تب میں طائف کے لئے روانہ ہوا اور جب (طائف) کے لوگوں نے اللہ کے نبی کے پاس اپنے قاصد بھیجے تو مجھے بتایا گیا کہ نبی ﷺ ایلچیوں کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ پس میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا۔ حتیٰ کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ تم وحشی ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: کیا وہ تم تھے جس نے حمزہؓ کو قتل کیا؟ میں نے جواب دیا کہ وہی واقعہ ہوا جس کی آپ ﷺ کو خبر دی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا سکتے ہو؟ پس میں چلا گیا۔ جب اللہ کے رسول ﷺ وصال فرما گئے اور مسیلمہ کذاب (نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے) ظاہر ہوا۔ میں نے کہا: میں مسیلمہ کے پاس جاؤں گا۔ تاکہ میں اسے قتل کرسکوں اور حضرت حمزہؓ کے قتل کی تلافی کر پاؤں۔

میں لوگوں کے ساتھ (مسیلمہ اور اس کے پیروکاروں کے خلاف لڑنے کے لئے) باہر نکلا اور اس جنگ سے متعلقہ مشہور واقعات رونما ہوئے۔ اچانک ایک آدمی نے اس (مسیلمہ) کو ایک دیوار کے شگاف کے قریب کھڑا دیکھا۔ وہ ایک سیاہ رنگت اونٹ کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ پس میں نے اپنا نیزہ اس پر اچھال دیا جو اس کی چھاتی پہ دونوں شانوں کے درمیان سے چیرتا ہوا پار جا نکلا۔ تب ایک انصاری آدمی نے اس پر حملہ کیا اور اس کے سر میں تلوار کی ضرب لگائی۔ عبداللہ ابن عمر نے کہا: ایک غلام لڑکی نے گھر کی چھت سے یہ کہا: افسوس ہمارے سردار (مسیلمہ) کو ایک سیاہ غلام نے قتل کر دیا ہے۔“

دارالعلوم فاروقیہ ماتلی میں پروگرام اور افتتاح ختم نبوت چوک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۷ردسمبر ۲۰۱۹ء کو دارالعلوم فاروقیہ میں ظہر کی نماز کے بعد تبلیغی و اصلاحی پروگرام منعقد ہوا۔ جس سے بلبل سندھ مولانا سائیں عبدالغفور قاسمی کے جانشین مولانا محمد اسماعیل قاسمی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد حنیف سیال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ عصر کے بعد ٹنڈو غلام علی ماتلی روڈ پر ختم نبوت چوک کا افتتاح کیا گیا۔

میرپورخاص میں تبلیغی اجتماعات

۱۸ردسمبر کو ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد عائشہ میں عظمت قرآن اور عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد حمید کالونی اور عشاء کے بعد جامع مسجد حمید پورہ میں شہداء میرپورخاص کی یاد میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا مختار احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ تبلیغی اجتماع رائے ونڈ میں شریک ہونے والے تیزگام ایکسپریس کے شہداء کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔

امانت و دیانت

دوسرا اور آخری حصہ

حافظ خلیل الرحمٰن راشدی

خیانت ایک منافقانہ خصلت

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (۱) جب گفتگو کرے تو جھوٹ سے کام لے۔ (۲) جب کوئی وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے۔ (۳) اور جب کوئی امانت اسے سونپی جائے تو اس میں خیانت کرے۔‘‘ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ خواہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہو اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہو۔ یعنی جب اس میں یہ منافقانہ خصائل ہوں گے تو اس کا شمار منافقوں میں ہوگا۔ خواہ وہ کتنا ہی تہجد گزار اور روزہ دار کیوں نہ ہو۔ حتیٰ کہ اس کا دامن ان خصائل رذیلہ، عادات خبیثہ سے پاک نہ ہو جائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ’’اے اللہ! خیانت سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کیونکہ یہ بہت بری خصلت ہے۔‘‘ (سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ)

مسلمان اپنے بھائی سے خیانت نہیں کرتا

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ دوسرے بھائی سے خیانت نہیں کرتا۔ اس سے جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی اسے ذلیل ورسوا کرتا ہے۔ ہر مسلمان کی عزت، مال اور خون دوسرے پر حرام ہیں۔ (دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے۔ کسی آدمی کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔‘‘ (ترمذی)

خیانت کی سزا

حضرت عمار بن یاسرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے مائدہ (کھانے کا دسترخوان) اتارا گیا۔ یعنی روٹی اور گوشت اور یہ حکم دیا گیا کہ وہ خیانت نہ کریں اور نہ ذخیرہ۔ لیکن انہوں نے خیانت کی اور جمع بھی کیا (اس کی پاداش میں) انہیں بندر اور سور بنا دیا گیا۔‘‘ (ترمذی)

مدین کا سفر

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین کے سفر میں دو لڑکیوں کی بکریوں کے پینے کے لئے پانی بھر دیا اور اس کی کوئی مزدوری ان سے نہیں مانگی اور ان لڑکیوں میں سے ایک نے واپس جا کر اپنے بزرگ باپ سے ان کی

تعریف کی اور سفارش کی کہ ان کو نوکر رکھ لیجئے۔ تو اس موقع پر قرآن پاک کی یہ آیت ہے: ’’یٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ (القصص:۲۶)‘‘ ﴿اے میرے باپ! اس کو نوکر رکھ لیجئے۔ سب سے اچھا نوکر جس کو آپ رکھنا چاہیں وہ ہے جو طاقتور اور امانت دار ہو۔﴾

اس آیت میں سب سے بہتر نوکر کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ جس کام کے لئے اس کو رکھا جائے اس میں اس کی پوری اہلیت اور طاقت ہو اور اس کام کو وہ پوری امانت سے ادا کرے۔ اس سے یہ اصول بنا کہ جس کو جس کام کا اہل سمجھ کر رکھا جائے وہ اس کی اہلیت کا ثبوت دے اور اس کو پوری دیانت داری کے ساتھ انجام دے۔ اب ایک شخص جو چھ گھنٹے کا نوکر ہو وہ ایک دو گھنٹہ سستی سے چھپے چوری، بے کار بیٹھا رہے تو گو عام لوگ اس کو خیانت کا مرتکب نہیں سمجھتے لیکن اسلام کی دوررس نگاہوں میں وہ امین نہیں ٹھہر سکتا یا کوئی شخص اپنے کو کسی کام کا اہل بنا کر کوئی نوکری حاصل کرے مگر حقیقت میں وہ اس کا اہل نہیں تو یہ بھی ایک طرح سے امانت کے خلاف ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’خیانت کرنے والا حالت ایمان میں خیانت کا جرم نہیں کرتا۔ پس تم اس جرم سے بچو، اس جرم سے بچو۔‘‘ (مسلم شریف)

یہ حدیث بڑی عبرت انگیز ہے کہ خائن اسی وقت خیانت کا ارتکاب کرتا ہے۔ جب اس میں ایمان نہ ہو۔ اللہ کی پناہ! حضرت ابوامامہ باہلیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مومن میں ہر قسم کی خصلت پیدا ہو سکتی ہے مگر خیانت اور جھوٹ نہیں۔‘‘ (مشکوٰۃ شریف) یعنی ایک مسلمان میں ہر کوتاہی ممکن ہے مگر وہ خائن و بددیانت اور جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ دوسرے لفظوں میں مؤمن وہی ہے جو خائن و بددیانت نہ ہو۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قرادؓ کا بیان ہے کہ ایک روز حضور نبی کریم ﷺ وضو فرما رہے تھے تو آپ ﷺ کے اصحابؓ وضو کے پانی کو لے کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟‘‘ عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسا محض اللہ اور اس کے پیارے رسول سے محبت کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت (کا حق ادا) کرے یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں تو جب بات کرے تو سچ سے کام لے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرے اور جب کسی کا ہمسایہ بنے تو حسن سلوک کا مظاہرہ کرے۔‘‘ (رواہ بیہقی)

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا شاید ہی کوئی خطبہ ایسا ہو جس میں آپ ﷺ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ: ’’جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جو عہد کا پاسدار نہیں وہ ایماندار نہیں۔‘‘ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ کے رازدار حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے دو باتیں سنی تھیں۔ ایک کو تو آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔ دوسری یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ امانت داری لوگوں کے دلوں کی جڑ

میں اتری ہے۔ (یعنی ان کی فطرت ہوتی ہے) پھر انہوں نے کچھ قرآن سے جانا، کچھ سنت سے سیکھا۔ (یعنی فطرت امانت کے جوہر میں کسب اور اچھی تعلیم سے ترقی ہوتی ہے) حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس امانت کے مٹ جانے کا حال بھی سنایا۔ فرمایا: ''پھر یہ حال ہوگا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ایک ہلکا سا نشان رہ جائے گا اور پھر سوئے گا تو امانت چلی جائے گی اور ایک آبلہ کی طرح کا داغ رہ جائے گا جو مٹ تو جاتا ہے مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ ایسے ہو جائیں گے کہ لین دین کریں گے، لیکن کوئی امانت داری نہیں کرے گا۔ اس وقت امانت داری کی مثال ایسی کم یاب ہو جائے گی کہ لوگ مثال کے طور پر کہیں گے کہ فلاں قوم میں ایک امانت دار شخص ہے۔ آدمی کی تعریف ہوگی کہ کیسا عقلمند، کیسا خوش مزاج اور کیسا بہادر ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمانداری نہ ہوگی۔''

ہر حال میں ادائیگی امانت کی فکر

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو اور جو تم سے خیانت کرے، تم اس سے خیانت نہ کرو۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

اس سے یہ درس ملتا ہے کہ ایک مؤمن مقدور بھر ادائیگی امانت کی فکر کرے، کسی بھی مرحلے پر خیانت نہ کرے اور نہ ہی خیانت کے جواب میں خیانت کا مرتکب ہو۔

امانت کا ضیاع، قیامت کی نشانی

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔'' عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کا ضائع کرنا کیا ہے؟ فرمایا: ''جب ذمہ داری (حکومت) نااہل افراد کے سپرد کی جائے۔'' (بخاری، کتاب الرقاق)

طبرانی کبیر میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔ جس کو عہد کا پاس نہ ہو اس میں دین نہیں۔ اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ کسی بندہ کا اس وقت تک دین درست نہ ہوگا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو اور اس کی زبان درست نہ ہوگی، جب تک اس کا دل درست نہ ہوگا اور جو کوئی کسی ناجائز راہ سے کوئی مال پائے گا اور اس میں سے خرچ کرے گا تو اس کو اس میں برکت نہیں دی جائے گی اور اگر اس میں سے خیرات کرے گا تو قبول نہیں ہوگی اور جو اس میں سے بچا رہے گا وہ اس کے دوزخ کی طرف سفر کا توشہ ہوگا۔ بری چیز، بری چیز کا کفارہ نہیں بن سکتی، البتہ اچھی چیز، اچھی چیز کا کفارہ ہوتی ہے۔''

مشورہ امانت ہے

جب کسی سے کوئی مشورہ لیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنی رائے ایمانداری سے دے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے مشورہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس سے مشورہ چاہا جائے اس کو امانت سپرد کی جاتی ہے۔‘‘ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجلس میں جو باتیں ہوں وہ امانت ہیں۔ یعنی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہنچا کر فتنہ کا سبب نہ بننا چاہئے۔ الّا یہ کہ اس سے کسی فتنہ کے روکنے کا کام لیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’المجالس بالامانه ‘‘یعنی نشستیں امانت کے ساتھ ہوں۔ مگر تین موقعوں پر کہیں کسی کے ناحق قتل کی یا کسی کی آبروریزی کی یا کسی کا مال ناجائز طور سے لینے کی سازش ہو، تو متعلقہ لوگوں کو اس سے آگاہ کر دینا چاہئے۔

راز کی بات امانت ہے

کسی کا راز افشاء کرنا بھی امانت کے خلاف ہے بلکہ میاں بیوی کے درمیان پردہ کی جو باتیں ہوتی ہیں وہ بھی ایسے راز ہیں، جن کا عام طور سے افشاء کرنا بے شرمی کے علاوہ امانت کے خلاف بھی ہے۔ راز کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جس کو کہنے والا راز کہہ کر ہم سے کہے بلکہ وہ بھی راز ہے جس سے وہ ہمارے سوا دوسرے کو آگاہ کرنا نہیں چاہتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’جب کوئی شخص کسی سے بات کرے اور وہ احتیاطاً ادھر ادھر اس غرض سے دیکھے کہ کوئی سنتا نہ ہو تو وہ بات بھی امانت ہو جاتی ہے۔‘‘

میاں بیوی کی باہم گفتگو امانت ہے

مرد جب کسی عورت کو اپنی زوجیت میں لیتا ہے تو خدا کی مقرر کی ہوئی شرطوں کے مطابق لیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مرد کسی عورت کو اپنی زوجیت میں لے کر اس کے حقوق ادا کرنے میں کمی کرتا ہے یا اس کے حقوق کو بالکل نظرانداز کر دیتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت میں خیانت کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں فرمایا کہ: ’’عورتوں کے باب میں خدا سے ڈرو۔‘‘ فرمایا: ’’کیونکہ تم نے ان کو اللہ کی امانت اور عہد کے ساتھ اپنی زوجیت میں لیا ہے۔‘‘ قیامت کی نشانیوں میں آیا ہے کہ سب سے پہلے اس امت سے امانت کا جوہر جاتا رہے گا اور سب سے آخر میں جو چیز رہ جائے گی وہ نماز ہوگی اور کتنے نمازی ہیں جن کی نمازوں کا کوئی حصہ خدا کے ہاں نہیں۔ فرمایا: میری امت اس وقت تک فطری صلاحیت پر قائم رہے گی۔ جب تک وہ امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو جرمانہ نہیں سمجھے گی۔ یعنی جو امانت سپرد کی جائے گی اس کو آمدنی اور کار خیر میں دینے کو جرمانہ جب تک مسلمان نہیں سمجھیں گے ان کی فطری صلاحیت باقی رہے گی۔

احسان کے بدلے غیرت قومی کے دو عجیب نمونے

مولانا محمد احمد: چناب نگر

بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے جن کو قتل کرنا تجویز ہوا تھا انہی لوگوں میں سے ’’زبیر بن باطا‘‘ بھی تھے۔ ان کو حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کر کے آزاد کرا دیا۔ جس کا سبب یہ تھا کہ زبیر بن باطا نے ان پر زمانہ جاہلیت میں ایک احسان کیا تھا۔ احسان یہ کہ جاہلیت کے زمانے کی ’’جنگ بعاث‘‘ میں ثابت بن قیسؓ قید ہو کر زبیر بن باطا کے قبضے میں آ گئے تھے، زبیر بن باطا نے ان کے سر کے بال کاٹ کر ان کو آزاد کر دیا، قتل نہیں کیا تھا۔

حضرت ثابت بن قیسؓ زبیر بن باطا کی رہائی کا حکم حاصل کر کے ان کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تمہارے اس احسان کا بدلہ ادا کر دوں جو تم نے ’’جنگ بعاث‘‘ میں مجھ پر کیا تھا۔ زبیر بن باطا نے کہا کہ بے شک شریف آدمی دوسرے شریف کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کرتے ہیں۔ مگر یہ تو بتلاؤ کہ وہ آدمی زندہ رہ کر کیا کرے گا جس کے اہل و عیال نہ رہے ہوں؟ یہ سن کر ثابت بن قیس حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ ان کے اہل و عیال کی بھی جان بخشی کر دی جائے۔ آپ ﷺ نے قبول فرما لیا۔ زبیر بن باطا کو اطلاع دی تو یہ ایک قدم اور آگے بڑھے کہ ثابت! یہ تو بتلاؤ کہ کوئی انسان صاحب عیال کیسے زندہ رہے گا جب اس کے پاس کوئی مال ہی نہ ہو؟ ثابت بن قیسؓ پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کا مال بھی ان کو واپس دلوا دیا۔ یہاں تک تو ایک مؤمن کی شرافت اور احسان شناسی کا قضیہ تھا جو حضرت ثابت بن قیسؓ کی طرف سے ہوا۔

اب دوسرا رخ سنئے کہ زبیر بن باطا کو جب اپنے اہل و عیال کی آزادی اور اپنے مال و متاع سب واپس مل جانے کا اطمینان ہو چکا تو اس نے حضرت ثابت بن قیسؓ سے قبائل یہود کے سرداروں کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ ابن ابی الحقیق کا کیا ہوا۔ سردار کعب بن قریظہ اور عمرو بن قریظہ کا کیا انجام ہوا؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ دونوں بھی قتل کر دیئے گئے۔ پھر دو جماعتوں کے متعلق سوال کیا اس کے جواب میں بھی ان کو خبر دی گئی کہ وہ سب قتل کر دیئے گئے۔ یہ سن کر زبیر بن باطا نے حضرت ثابت بن قیسؓ سے کہا کہ آپ نے اپنے احسان کا بدلہ پورا کر دیا اور اپنی ذمہ داری کا حق ادا کر دیا۔ مگر میں اب اپنی جائیداد کو ان لوگوں کے بعد آباد نہیں کروں گا۔ مجھے بھی انہی لوگوں کے ساتھ شامل کر دو یعنی قتل کر ڈالو۔ حضرت ثابت بن قیسؓ نے اس کو

قتل کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اس کے اصرار پر کسی دوسرے مسلمان نے اس کو قتل کیا۔ (قرطبی)

یہ ایک کافر کی غیرت قومی تھی جس نے سب کچھ ملنے کے بعد اپنے ساتھیوں کے بغیر رہنا پسند نہ کیا۔ ایک مؤمن اور ایک کافر کے یہ دونوں عمل ایک تاریخی یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(معارف القرآن: از حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ ج۷ ص۱۱۹)

ماموں کانجن کے جناب راؤ عبدالسلام خانؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مہربان مشفق بزرگ راؤ عبدالسلام خانؒ چک نمبر ۴۹۶ گ ب ماموں کانجن ۱۷ر دسمبر ۲۰۱۹ء بروز منگل کو جان آفرین کے حوالے کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم انڈیا میں پنجلاسہ ضلع انبالہ میں پیدا ہوئے۔ راؤ عبداللہ خانؒ کے پڑپوتے تھے۔ راؤ عبداللہ خانؒ وہ بزرگ تھے کہ جب انگریز سرکار نے حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کے نام وارنٹ گرفتاری جاری کئے تو ان کے ہاں حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ روپوش ہوئے۔ جس کمرہ میں موجود تھے اس کی تلاش کے باوجود انگریز افسران کو نہ ملے۔ یہ کرامت تھی کہ اللہ نے دشمن کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔

راؤ عبدالسلام خان کا بیعت کا تعلق حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے تھا۔ اپنے والد گرامی کے ساتھ دارالعلوم دیوبند (انڈیا) میں سالانہ جلسہ پر بھی تشریف لے جاتے۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور دوسرے اکابرین دیوبند سے تعلق قائم کیا۔ اکابرین ختم نبوت بالخصوص مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سے خاص تعلق رہا (جب حضرت احیاء العلوم ماموں کانجن میں تھے)۔ مولانا حافظ حسام الدینؒ ماموں کانجن کے دست و بازو بن کر رہے۔

ایک عظیم بزرگ درویش صفت مہمان نواز ختم نبوت اور تبلیغی جماعت سے دلی لگاؤ محبت دین اور مسلک کا درد رکھنے والے، عقائد و نظریات کے پکے، گہری نظر رکھنے والے انسان تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، تلاوت قرآن کے عاشق، ختم نبوت و مدارس دینیہ کے معاون تھے۔ تقریباً ۱۰۵ر سال عمر گزاری۔ نماز جنازہ راؤ صاحب کے بیٹے مولانا عبدالقیوم نے پڑھائی اور چک ۴۹۶ گ ب ماموں کانجن کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا پیر عطاء اللہ نقشبندی ودیگر حضرات نے شرکت کی۔ عالمی مجلس کے مبلغ مولانا محمد خبیب، مفتی محمد خبیب، مولانا محمد عرفان نے تعزیت کی اور ضلع ٹوبہ سمندری اور ماموں کانجن کے تمام مدارس میں مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور بلندی درجات کی دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔

یقیناً سب کچھ فنا ہونے والا ہے

مولانا محمد عثمان

”کل من علیها فان. ویبقی وجه ربک ذوالجلال والاکرام“ ﴿روئے زمین پر جو ہے سب فنا ہونے والا ہے۔ صرف تیرے رب کی ذات ہے جو عظمت اور احسان والی ہے باقی رہ جائے گی۔﴾ زمین کی کل مخلوقات فنا ہونے والی ہیں۔ ایک دن آئے گا کہ اس پر کچھ بھی باقی نہ ہوگا۔ کل جاندار مخلوق کو موت آ جائے گی۔ اسی طرح کل آسمان والے بھی موت کا مزہ چکھیں گے۔ صرف وہی ذات خدا باقی رہے گی۔ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ جو موت وحیات سے پاک ہے۔

دنیا کو حاصل کرنے کے لئے ہم اپنی شہرت، اپنی عزت، اپنا مقام، اپنا نام، حتیٰ کہ اپنا دین ایمان تک بیچ دیتے ہیں۔ بس مقصد دنیا کی ہر راحت، ہر سکون، ہر آرائش اور ہر خوشی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ آخرکار ہوتا یہ ہے کہ سب کچھ یہیں کا یہیں رہ جاتا ہے اور موت آ پہنچتی ہے اور سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔

اے انسان! لوگوں کے درمیان تیرا قصہ ختم ہو جائے گا اور تیرا حقیقی قصہ شروع ہو جائے گا۔ وہ قصہ آخرت ہے۔ مرنے کے بعد ہمیشہ رہنے والی زندگی ہے۔ لے لیا جائے گا تجھ سے تیرا جمال، تیرا مال، تیری صحت، تیری اولاد، سب جدا ہو جائیں گے تجھ سے۔ مکان ومحلات، بیوی، والدین اور ہر وہ رشتہ جس سے تیرا نام جڑا ہوا ہوگا چھین لیا جائے گا۔ ساری دنیا جس کو تو نے حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی لگا دی تھی کچھ بھی باقی نہ رہے گا، تیرے پاس سوائے تیرے اعمال کے۔ آغاز ہوگا تیری نئی زندگی کا۔

اب سوال یہاں یہ ہے کہ اے انسان! تو نے اپنی قبر اور آخرت کے لئے کیا کچھ حاصل کیا؟ یہی حقیقت ہے جس کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ یہ دنیا تو مکافات العمل ہے۔ یہاں آپ جو بیج بوؤ گے وہی اگے گا۔ اگر ہم دنیا کی ظاہری خوبصورتی کو دیکھ کر موت کو بھول بھی جائیں تب بھی موت آ کر رہے گی۔ ہر چیز ہمیں پیغام فنا دے رہی ہے۔ سورج طلوع ہوتا ہے اور روزانہ شام کو غروب ہوتے وقت یہ میسج دے کر جاتا ہے کہ: اے انسان! ایک دن تیری زندگی کا سورج بھی غروب ہوگا۔ ہر روز جنازوں کا اعلان ہم سن رہے ہوتے ہیں کہ آج فلاں شخص فوت ہو گیا تو آج فلاں شخص۔ کیوں ہم بھول گئے ہیں کہ کل ہمارا اعلان بھی ہوگا۔ جنازے ہمیں پیغام دے رہے ہوتے ہیں کہ آج مجھے کندھوں پر اٹھایا جا رہا ہے تو کل تجھے بھی اسی طرح اٹھایا جائے گا۔ اس کے باوجود پھر بھی انسان ہے کہ غفلت اور لاپرواہی میں زندگی بسر کئے جا رہا ہے۔

ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ آپ موت کے بارے میں کیا جانتے ہیں۔ایک صحابی نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! صبح اٹھتا ہوں تو یقین نہیں ہوتا کہ شام آئے گی یا نہیں۔ دوسرے نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں چار رکعت نماز کی نیت کرتا ہوں۔ لیکن مجھے یقین نہیں ہوتا کہ چاروں رکعتیں مکمل بھی ہوں گی یا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری کیفیت یہ ہے کہ جب میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں تو ایک طرف سلام پھیروں تو مجھے یقین نہیں ہوتا کہ دوسری طرف سلام پھیر سکوں یا نہیں۔

یہ ہے موت کی تیاری۔ چوبیس گھنٹے یہی فکر کرکہ معلوم نہیں کہ کب موت آجائے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اپنے کسی عزیز کے جنازے کے ساتھ قبرستان میں تشریف لے گئے۔قبرستان پہنچ کر الگ تھلگ ہو کر ایک جگہ بیٹھ گئے اور کچھ سوچنے لگے۔کسی نے عرض کیا: اے امیرالمومنین! آپ تو جنازے کے ولی تھے، آپ ہی علیحدہ ہو کر بیٹھ گئے؟ فرمایا: ہاں! مجھے ایک قبر نے آواز دے کر کہا: اے عمر بن عبدالعزیز! تو مجھ سے کیوں نہیں پوچھتا کہ میں ان آنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ میں نے کہا ضرور بتا۔اس نے کہا: جب یہ میرے بدن میں آتا ہے تو میں اس کا کفن پھاڑ دیتی ہوں۔ میں اس کے بدن کا گوشت نوچ لیتی ہوں۔خون چوس لیتی ہوں۔ بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہوں۔الغرض کہ بدن کا ایک ایک عضو جدا جدا کر دیتی ہوں۔ یہ فرما کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رونے لگے اور فرمایا: دنیا کا قیام بہت تھوڑا ہے جبکہ اس کا دھوکا بہت زیادہ ہے۔اس میں جو عزیز ہے، وہ آخرت میں ذلیل ہے۔اس میں جو دولت والا ہے، وہ آخرت میں فقیر ہے۔اس کا جوان بہت جلد بوڑھا ہو جائے گا۔

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی، اسی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ایک اور حدیث کا مفہوم ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: آدمی جس حالت میں مرے گا، قیامت کے دن اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

برادران! اس وقت نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ہر طرف گناہوں کی فضا پھیلی ہوئی ہے۔اس وقت ہمیں ان لوگوں سے تعلق رکھنا ہے، ان لوگوں سے مل بیٹھنا ہے جو ہمیں فکر آخرت کی طرف توجہ دلائیں۔ جو ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی دعوت دیں۔ ایسے لوگ حضرات علماء کرام، حضرات مشائخ عظام اور حضرات صوفیان کرام ہیں جو ہر وقت، ہر لمحہ اللہ کی یاد میں مگن ہیں۔

اللہ رب العزت ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے اور موت سے پہلے موت کی تیاری کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین!

حضرت حاجی عبدالقیوم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

۲۶ر دسمبر ۲۰۱۹ء جمعرات کو دن بارہ بجے مدینہ طیبہ کے ایک ہسپتال میں حضرت الحاج عبدالقیوم ملتانی ثم مدنی انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت حاجی عبدالقیوم صاحب ملتان کے رہائشی تھے۔ دینداری آپ کا مزاج ثانی بن گئی تھی۔ آپ نے اپنے گزر بسر کے لئے جلد وکاپی سازی کی دکان قائم کی۔ حق تعالیٰ نے اس کے صدقہ میں رزق حلال کے دروازے کھول دیئے۔ دینی کتب کی جلد اتنی عمدہ ودیدہ زیب بناتے تھے کہ ملتان کے اپنے مسلکی تمام دینی جامعات کا کام آپ کے ہاں سے ہوتا۔ اس طرح سارے حلقہ سے تعارف اور محبوبیت بھی پیدا ہوئی۔ خانقاہ مسکین پور سے بیعت کا تعلق تھا۔ حضرت مولانا عبدالغفور مدنی سے بھی نسبت قائم تھی۔

۱۹۷۵ء میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ملتان حضوری باغ روڈ پر جدید دفتر مرکزیہ کی تعمیر شروع کرائی تو آپ کو تعمیرات کا نگران مقرر کیا گیا۔ آپ نے جان جوکھوں میں ڈال کر اس مشکل فریضہ کو سرانجام دیا اور بڑی کامرانی سے سرخرو ہوئے۔ اپنی اولاد کو دین کی تعلیم دلوائی۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق ملتانی نے تالیفات اشرفیہ کے نام سے دینی کتب کا اشاعتی ادارہ قائم کیا تو حاجی صاحب اپنا سارا کام ان کے سپرد کر کے مدینہ طیبہ منتقل ہوگئے۔ وہاں ''مجمع الملک فہد'' میں قرآن مجید کی جلد بندی میں کام شروع کیا تو بس بڑھتے ہی گئے۔ اصل تو دلی خواہش مدینہ طیبہ کا قیام تھا۔ پہلے کچھ عرصہ سے طبیعت علیل تھی۔ اعزہ نے اصرار کیا کہ ملتان آجائیں۔ یہاں سے علاج کراتے ہیں۔ آپ نے آنے سے انکار کر دیا کہ اگر اس بیماری میں ملتان میں وصال ہوگیا تو مدت مدید سے مدینہ طیبہ جس نیت سے ٹھہرا ہوا تھا وہ سعادت حاصل نہ ہو پائے گی۔ چنانچہ جب مرض نے شدت اختیار کی تو مدینہ طیبہ کے ہسپتال میں داخل ہوگئے۔ جہاں آخرت کو سدھار گئے اور مدینہ طیبہ کی دھرتی نے انہیں سینے میں سمولیا۔

آپ کئی کتابوں کے مؤلف تھے۔ بعض مشائخ سے خلافت بھی پائی۔ مدینہ طیبہ قیام میں نمازیں مسجد نبوی میں پڑھنا کبھی ترک نہ کرتے۔ عقیدہ ختم نبوت پر دل وجان سے فداء تھے۔ ان کی سوچوں کی مرکزیت ختم نبوت کے عقیدہ کے دفاع وتحفظ کے اردگرد گھومتی تھی۔ حق تعالیٰ جنت الفردوس میں انہیں اور بلند مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

خاموش ہو گیا چمن بولتا ہوا

مولانا محمد امجد خان: لاہور

اس سال کو عام الحزن قرار دیا جائے تو بے جا نہیں۔ یکے بعد دیگرے نامور علماء حق ہم سے جدا ہوتے جارہے ہیں۔ حدیث میں رسول خدا ﷺ کا فرمان ایک سوال کیف یقبض العلم کے بارے میں موجود ہے کہ اہل علم کو اللہ تعالیٰ اٹھالیں گے۔ موجودہ زمانہ قرب قیامت کا ہے۔ علماء حق ایک ایک کر کے رخصت ہوتے جارہے ہیں۔

ابھی ہم دیگر جانے والے علماء حق کے صدمات بھول نہیں پائے تھے کہ اچانک اقلیم علم کا ایک اور تاجدار، گلشن دین کا باغبان، حریم ختم نبوت کا پاسبان، مسند خطابت کے صدر نشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ کے باوفا اور مخلص مرید، علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ کے قابل فخر شاگرد رشید امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ اور دیگر اکابر کے معتمد رفیق مولانا مجاہد الحسینی نوراللہ مرقدہ بھی ہم سے جدا ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

محبوب بزم گوشہ نشین ہوگیا　　اک آفتاب زیر زمین ہوگیا

موت کے قانون سے کون مستثنیٰ ہے۔ نہ نبی رہے، نہ ولی رہے۔ نہ شاہ رہے، نہ گدا رہے، نہ رئیس رہے، نہ فقیر رہے، سب نے اپنی باری پر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ ایمان وسنت پر فرمادے۔ آمین!

موت سے کس کو رستگاری ہے　　آج وہ کل ہماری باری ہے

رسول خدا ﷺ کا روضہ اطہر جب بن چکا ہے تو پھر کس نے باقی رہنا ہے۔ والد ماجد خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خان ؒ اکثر اپنی تقریر میں ایک شعر پڑھا کرتے تھے:

لازم ہے بشر کو کہ خیال قضاء رہے　　ہم کیا رہیں گے جب نہ رسول خدا رہے

ساتھ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ چاہتے تو حضور اکرم ﷺ کو تا قیامت زندگی دیتے۔ لیکن اپنی ملاقات کا شرف سدا بخشنے کے لئے اور قیامت تک آنے والے کلمہ گو مسلمانوں کی تسلی کے لئے کہ عالم برزخ میں آپ ﷺ موجود ہیں پہلے اٹھالیا۔

حضرت مولانا مجاہد الحسینی ؒ کی موت ایک عالم کی موت ہے۔ وہ ایسی شخصیت تھے کہ زندگی ان کے نقش پا سے راستہ ڈھونڈتی تھی۔ ایک دنیا ان کی خدمات سے روشن تھی۔ شرافت ان پر ناز کرتی تھی۔

احراری مزاج پایا تھا۔ یوں تو آپ نے ہر محاذ پر بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ لیکن عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر اور فتنہ مرزائیت کے قلع قمع کی خاطر میدان میں نکلنا ان کا خاص مشن اور ذوق تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ اکابر کے شانہ بشانہ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تحریر وتقریر کا ملکہ دیا ہوا تھا۔ بولتے تھے تو موتی رولتے تھے۔ لکھتے تھے تو موتی چنتے تھے۔ ملک کے چوٹی کے رسائل وجرائد میں آپ کے قلم کے معجز رقم سے اہم موضوعات پر تحقیقی مضامین شائع ہوتے رہے۔ بعض مضامین تو سلسلہ وار شائع ہوئے۔ اہل علم نے حل من مزید کی خواہش جاری رکھی۔ والد ماجد خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خان ؒ کے ساتھ بڑی محبت کا تعلق تھا۔ یہ تعلق دوطرفہ تھا۔ تحریکوں میں بھی ساتھ رہے۔ تو جیلوں کے ساتھی بھی قرار پائے۔ کئی بار اپنے ہاں تقریر کے لئے مدعو فرمایا۔ لاہور جب تشریف لاتے تو ادارہ ''جامعہ عربیہ رحمانیہ'' کو بھی اپنی حاضری کا شرف بخشتے تھے۔

مجھے ان کی جس صفت نے بہت متاثر کیا وہ ان کی عجز وانکساری تھی۔ بڑائی نام کی کوئی چیز آپ کے اندر دور دور تک نہ تھی۔ جلسوں میں اور میٹنگز میں یہاں تک بھی دیکھا کہ کبھی کبھی خاموشی کے ساتھ سامعین کے ساتھ جا بیٹھتے تھے۔ انہوں نے کبھی بڑا بننے کی خواہش ہی نہیں فرمائی۔

قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت اہل حق کا ترجمان اور امیدوں کا مرکز بنادیا ہے کا ذکر خیر بھی احقر سے بڑی محبت کے ساتھ فرماتے بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حضرت قائد محترم کی خدمات کو سراہتے اور دعا گو رہتے۔ آپ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تڑپنے والا بیدار دل پایا، ساری زندگی اسی عقیدے کے لئے کام کیا اور اسی عقیدہ کے فروغ کے لئے کوشاں رہے۔ اسی عقیدے کے تحفظ وفروغ کا پیغام دیتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے۔ ان کا جنازہ بھی ان کی خدمات کی قبولیت کی نشانیوں میں سے تھا۔ ایک جہاں تھا جو اس مجاہد ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرنے آیا تھا۔

قارئین کرام! میری حضرت کے تمام متوسلین اور ہر کلمہ گو مسلمان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اکابر کی طرح عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور پرچار کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ اس کام کو اپنی زندگی کا مقصد اور نصب العین بنالیں۔ فتنوں کے اس دور میں اجر بھی زیادہ ہے۔ بس گلی گلی، کوچہ کوچہ ختم نبوت کے مشن کو عام کریں۔ اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی خوشنودی نصیب ہوگی۔ اور اکابر کی ارواح کو خوشی ملے گی۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

دہلی کے سلطان محمد بن تغلق اور ختم نبوت

مولانا اللہ وسایا

خواجہ خلیق نظامی نے لکھا ہے کہ: ”اسی زمانہ میں اس (سلطان محمد تغلق) نے ایک دن شیخ شہاب الدین حق گو سے کہا کہ نبوت کے خاتمہ کو عقل تسلیم نہیں کرتی جس پر شیخ کو بے حد غصہ آیا۔ لیکن: ”شک کی یہی ایک چبھن تھی جو تمام آنے والے یقینوں کے لئے دلیل راہ بنی۔“ پھر ایک زمانہ آیا کہ:

”صفات باری جل ذکرہ روشن گشت وچوں دل بروحدت واجب الوجود قرارگشت وتصدیق نبوت کہ واسطہ وصول بندگان است الی اللہ تعالیٰ مقرر شد“ ﴿باری تعالیٰ کی صفات روشن ہوگئیں اور جب دل نے واجب الوجود کی وحدت پر محکم اعتقاد پیدا کرلیا تو نبوت کی صداقت پر جو بندوں کے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے یقین ہوگیا۔﴾

(سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات ص۳۲۸)

اس واقعہ پر کہ: ”شہاب الدین حق گو سے سلطان محمد تغلق نے کہا کہ نبوت کے خاتمہ کو عقل تسلیم نہیں کرتی۔“ اسی کتاب کے صفحہ ۳۳۰ کے حاشیہ پر مصنف نے ایک حوالہ لکھا ہے۔ جو یہ ہے:

گلزار ابرار (قلمی) محمد غوثی نے لکھا ہے کہ سلطان کی اس بات سے ناراض ہوکر انہوں (حضرت شہاب الدین حق گو) نے جوتا اپنے پاؤں سے نکال کر اس کے منہ پر مارا تھا اور اس کی سزا میں انہیں قلعہ کے اوپر سے خندق میں ڈال دیا گیا تھا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا بیان یہ ہے کہ سلطان نے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ اس کو ”محمد عادل“ کہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ظالم کو عادل نہیں کہوں گا۔ (الاخیار ص۱۲۹)

یادرہے کہ سلطان محمد بن تغلق کے خیالات کے متعلق نظامی صاحب کی اسی کتاب کے صفحات ۲۳۴ سے ۲۳۶ تک ایک اور واقعہ بھی درج ہے جو یہ ہے: ”برنی لکھتا ہے کہ محمد بن تغلق کی خواہش یہ تھی کہ مرتبہ سکندری پر بس نہ کرے۔ بلکہ مرتبہ سلیمانی کی بلندی پر پہنچے اور اس کا حکم جن وانس پر نافذ ہو اور نبوت اور سلطنت کے احکام اس کے دارالسلطنت سے جاری ہوں اور وہ بادشاہی کو پیغمبری کے ساتھ ملادے۔

(تاریخ فیروز شاہی ص۴۵۹)

بعد کے مورخین مثلاً شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، شیخ نورالحقؒ، یحییٰ سرہندی، نظام الدین بخشی، فرشتہ نہاوندی وغیرہ نے کچھ اس طرح سے اس چیز کو پیش کیا ہے کہ ایسا گمان ہونے لگتا ہے کہ شاید

سلطان کسی نئے مذہب کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ حالانکہ یہ بات حقیقت کے خلاف ہے۔

جوامع الکلم میں سید محمد گیسو دراز ﷫ سے ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ جس میں سلطان کے افکار کے متعلق یہی غلط فہمی کارفرما نظر آتی ہے۔ لکھا ہے کہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کے بھانجے مولانا کمال الدین (جو بعد کو علامہ کے لقب سے مشہور ہوئے) قاضی شمس الدین برادر قتلغ خان سے بزدوی کا سبق لے رہے تھے۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ یک لخت قتلغ خان کا بلاوا آیا۔ انہوں نے ہمیں بیٹھے رہنے کا حکم دیا اور خود روانہ ہوگئے۔ واپس آئے تو کہنے لگے کہ اس وقت خلاف توقع بادشاہ نے طلب کیا تھا۔ دربار میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادشاہ تاریکی میں بیٹھا ہے۔ میں ڈر گیا کہ نہ معلوم اس کا کیا سبب ہے۔ کہیں میرے بھائی یا کسی عزیز کو تو مارنے والا نہیں ہے۔ پھر میری طرف مخاطب ہوا اور کہا:

”اگر امروز کسے پیدا شود (و) گوید محمد پیغامبر نبود است منهم. شما او را بکدام حجت ملزم کنید“ ﴿اگر آج کوئی ایسا شخص پیدا ہو جائے جو یہ کہے کہ محمد ﷺ پیغمبر نہیں تھے۔ بلکہ میں پیغمبر ہوں۔ تو تم اس کو کس دلیل سے ملزم ٹھہراؤ گے۔﴾

قاضی شمس الدین نے دل میں سوچا کہ دلیل سے اس کے سامنے جیتنا آسان نہیں۔ بات طول پکڑ جائے گی اور کوئی مقصد بھی حل نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ جواب دیا: ”برائے آں حرام زادہ دیوانہ احمق بدبخت بے دولت راحجت چه حاجت باشد اقبال وند عالم اسلام درشهر چناں قوت گرفته است که غلاماں طباخاں شهر خوند عالم بزخم پایچه بکشند“ ﴿ایسے حرام زادہ، دیوانہ احمق بدبخت اور بے دولت کے لئے دلیل کی کیا ضرورت ہے۔ حضور کے اقبال سے اسلام نے شہر میں ایسی قوت پکڑ لی ہے کہ شہر کے بھٹیاروں کے غلام جوتے مار مار کر اس کو ختم کر دیں گے۔﴾ (جوامع الکلم ۱۷۵،۱۷۶)

سلطان نے یہ سن کر سر جھکا لیا اور خاموش ہوگیا۔“ (سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات ص۱۳۴تا۱۳۶)

یاد رہے کہ حضرت شہاب الدین حق گو اور قاضی شمس الدین نے بادشاہ وقت کی جو دو مواقع پر علیحدہ علیحدہ سرزنش کی۔ اس زمانہ کے سلاطین دہلی بعض ایسے سعادت مند تھے۔ کہ اولیاء کرام کی سرزنش سے ان کی اصلاح ہو جاتی۔ چنانچہ خواجہ خلیق نظامی کی مذکورہ کتاب کے صفحہ ۳۳۰ پر ہے کہ: ”ختم رسالت میں اس کے یقین اور احیاء سنت نبوی میں اس (سلطان محمد بن تغلق) کی دلچسپی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایک زمانہ میں اس (سلطان) نے سکوں پر اپنا لقب ”محی سنن خاتم النبیین“ نقش کرایا تھا۔“ (ص۳۳۰)

پاکستان ایک خداداد نعمت لیکن...؟

مولانا غلام رسول دین پوری

اللہ کے فضل وکرم اور حضرات علماء کرام اوران گنت مسلمانوں کی بے شمار قربانیوں سے ملک عزیز ’’پاکستان‘‘ معرض وجود میں آیا۔ اور انگریز کے ناپاک پنجوں اوران کے ناپاک وجود سے برصغیر آزاد ہوا۔ لیکن جاتے جاتے انگریز اپنا پروردہ سر ظفر اللہ قادیانی پاکستان کی جھولی میں ڈال گیا تاکہ پاکستان کبھی ترقی نہ کر سکے اور یہاں کا امن وسکون مختل اور خراب رہے۔ اور یہاں اسلامی نظام رائج نہ ہو سکے۔ یہاں قرآن وسنت کی پر بہار فضا الحاد و بے دینی سے مکدر رہے۔ سب ہی مسلمان پاکستان جیسی خداداد نعمت کے حصول پر فرحاں وشاداں تھے۔ کسی کو کیا معلوم کہ پاکستان کے خوبصورت وجود اور نرم ونازک جسم اور دل میں قادیانیت کا تکلیف دہ کانٹا چبھو دیا گیا ہے۔ جو ہمیشہ درد پہنچاتا رہے گا۔

چنانچہ سر ظفر اللہ قادیانی نے وزارت خارجہ کے عہدہ پر آتے ہی پورے عزم اور دیدہ دلیری کے ساتھ تمام آسامیوں کو قادیانیوں سے پاٹ دیا۔ اور بڑی تعداد میں قادیانیوں کو پاکستان کے مختلف مقامات پر اپنے اثر اقتدار سے ٹھکانا دیا۔ پولیس اور ہوائی سروس کے بڑے بڑے عہدوں پر قادیانیوں کو براجمان کیا۔ اسی طرح دوسرے سرکاری محکموں میں ان کو گھسایا اور مسلم ملازمین کی گردنوں پر قادیانی افسروں کو مسلط کیا۔

پنجاب میں ’’چناب نگر‘‘ کی دھرتی پر ایک آزاد ریاست (جہاں ان کی اپنی حکومت در حکومت قائم ہے) اور خالص طور پر قادیانی آبادی قائم کی۔ اگر اسے اسرائیل کا خیمہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔ جس کا براہ راست حکومت برطانیہ وامریکہ سے رابطہ قائم ہے۔ اور یہاں سے پاکستان کے حسن کو پامال اور امن وسکون کو تج کرنے اور اسلام کے خلاف، آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف بغاوت کے پروپیگنڈے اور منصوبے تیار ہوتے ہیں، بڑے دکھ کی بات ہے۔ ہمارے ملک عزیز پاکستان کے ارباب اقتدار کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کہ ملک عزیز پاکستان کے بانی مبانی ’’جناب مسٹر محمد علی جناح‘‘ نے جسے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد سب سے پہلا وزیر خارجہ بنایا اسی ملعون نے آپ کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی، نامعلوم ہمارے ارباب اقتدار اس ملعون فتنہ، فتنۂ قادیانیت سے کن وفاؤں اور کیا توقعات رکھتے ہیں؟ کہ ان کی مراعات کی پیش فکر رکھتے ہیں۔ حالانکہ قادیانی غدار وطن، غدار اسلام ومسلمین ہیں۔

ہمارے اکابرین اور اہل دل اور اہل بصیرت اور پاکستان کا درد رکھنے والے اور اس کی حفاظت

کے لئے شب وروز کوشاں، پاکستان کے یوم تاسیس سے لے کر آج تک بیدار مغزی سے متنبہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ مثلاً: مصور پاکستان ’’علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم‘‘ نے اپنے ’’خطابات ومقالات‘‘ میں مختلف پہلوؤں سے اس فتنہ کے متعلق امت مسلمہ کو بیدار فرمایا۔ ان میں سے ایک یہ ہے: ’’قادیانیت اسلام سے اس سے کہیں زیادہ مغایر ہے جتنے کہ سکھ ہندوؤں سے، لیکن انگریزی حکومت نے سکھوں کو غیر ہندو اقلیت قرار دیا۔ حالانکہ ان دونوں میں بہت سے معاشرتی مذہبی اور تہذیبی تعلقات قائم ہیں۔ اور آپس میں بیاہ شادی تک کرتے ہیں۔ جبکہ قادیانیت مسلمانوں سے مناکحت کرنے اور انہیں داماد بنانے کو قادیانیوں کے لئے حرام ٹھہراتی ہے، اور ان کے بانی مرزا قادیانی نے مسلمانوں سے ہر قسم کے تعلقات کو یہ کہہ کر ناجائز قرار دیا ہے کہ مسلمانوں کی مثال خراب شدہ دودھ کی ہے۔ جبکہ ہم تازہ دودھ کی مانند ہیں۔‘‘

دیکھئے! علامہ محمد اقبال مرحوم نے کس قدر گہرائی کے ساتھ اس فتنہ کو بھانپا اور امت مسلمہ کو خبردار کیا ہے کہ قادیانیت کا نہ اسلام سے تعلق ہے اور نہ مسلمانوں سے۔

بہرحال! عرض کرنے اور لکھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ قادیانیت اسلام دشمن ایک فرقہ ہے۔ جو اسلام اور مسلمانوں بالخصوص ’’پاکستان‘‘ کے خلاف بغاوت پر کمربستہ ہے۔ اور پاکستان کے نظام امن وسکون کو زیروزبر کرنا چاہتا ہے۔ اور انگریز جو اس فتنہ کا بانی اور سرپرست ہے۔ اس کے نظام کو دوبارہ رائج کرنا چاہتا ہے۔ اور اسلام ومسلمانوں پر ظلم وزیادتی کا بازار گرم کرنا چاہتا ہے۔ پاکستانی ارباب اقتدار اور تمام مسلمان کو اس فتنہ سے پاکستان کو بچائیں! اور آئین کا پابند بنا کر ان کو سرگرمیوں سے روکیں۔ اور انتہائی ہوشیاری وچالاکی سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام، پاکستان کی حفاظت فرمائے آمین!

آزاد کشمیر میں مولانا محمد خالد عابد کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ وننکانہ کے مبلغ مولانا محمد خالد عابد نے ۲۸؍نومبر تا ۷؍دسمبر ۲۰۱۹ء آزاد کشمیر کے اضلاع کوٹلی، پونچھ، باغ اور مظفرآباد میں تبلیغی دورہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے مبلغ مولانا مفتی خالد میر نے اپنے اور مولانا خالد عابد کے نوروزہ پروگرامات طے کر رکھے تھے۔ چاروں اضلاع کی اہم جامع مساجد، مدارس دینیہ اور عوامی حلقوں میں روزانہ چار، پانچ پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ ان پروگراموں میں ہر دو حضرات نے عقیدہ ختم نبوت اور اس کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کام کی ضرورت پر زور دیا۔ فتنہ قادیانیت اور اس کی سنگینی سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشن سے وابستگی کی دعوت دی۔ علاوہ ازیں جماعتی رفقاء سے ملاقاتیں بھی کی گئیں۔

قادیانی دجل اور اس کا تحقیقی جواب

مولانا عبدالحکیم نعمانی

قادیانی حضرات اکثر ایک روایت پیش کرتے ہیں کہ:’’اخبرنی انه اخبر بانه لم یکن نبی کان بعده نبی الا عاش نصف عمر الذی کان قبله و اخبرنی ان عیسیٰ علیه السلام عاش عشرین مائة سنة ولا ارانی الا ذاهبا علی ستین فابکانی ذٰلک‘‘ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا، مگر اپنے سے پہلے نبی کی آدھی عمر۔ یہ بھی بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۱۲۰ سال زندہ رہے اور میں ساٹھ کے سر پر جانے والا ہوں۔ (مفہوم)

اس روایت میں سے قادیانی لوگ صرف یہ الفاظ پیش کرتے ہیں کہ:’’ان عیسیٰ علیه السلام عاش عشرین مائة سنة‘‘ اور روایت کے باقی الفاظ کو کھا جاتے ہیں۔ جیسا کہ مرزائی پاکٹ کے مصنف نے کیا۔ آئیں! سب سے پہلے اس روایت کے بارے میں ائمہ اور محدثین کے فیصلے ملاحظہ فرمائیں۔ اس روایت کے بارے میں حافظ نورالدین الہیثمی ؒ کہتے ہیں کہ:’’ رواه الطبرانی باسناد ضعف، ورواه البزار بعضه ایضا، وفی رجاله ضعف‘‘ اس کو امام طبرانی ؒ نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے۔ امام بزار ؒ نے بھی اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے اور اس سند کے رجال میں ضعف ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۹ ص۲۳)

حافظ ابن عساکر ؒ نے یہ فرما کر اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے کہ’’الصحیح ان عیسیٰ علیه السلام لم یبلغ هذا العمر‘‘ صحیح بات یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس عمر کو نہیں پہنچے۔

(تاریخ ابن عساکر ج۴۷ ص۴۸۲)

امام حافظ ابن کثیر ؒ نے بھی اس روایت کے بارے میں امام ابن عساکر ؒ کی بات نقل کی ہے اور اس روایت کو غریب قرار دیا ہے۔ (البدایه والنهایه ج۲ ص۹۵)

حافظ ابن حجر ؒ نے بھی اس روایت کے اثبات میں شک کا اظہار یوں کیا ہے اور کہا ہے کہ ’’واختلف فی عمره حین رفع فقیل بن ثلث و ثلاثین وقیل مائة و عشرین الحدیث العاشر‘‘ جب عیسیٰ علیہ السلام کو (آسمانوں پر) اٹھایا گیا تو اس وقت ان کی عمر میں اختلاف کیا گیا ہے، ایک قول کے مطابق تینتیس برس اور دوسرے کے مطابق ایک سو بیس برس ہے۔ (فتح الباری لابن حجر ج۶ ص۴۹۳)

محدث البانی ؒ نے بھی اِس کو ضعیف قرار دیا ہے اور بہت سے ائمہ سے اِس روایت کے بارے ضعیف ہونے کا نقل کیا ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ واثرھا السیء فی الامۃ ج۹ ص۴۲۵،۴۲۶)

تو قارئین یہ تو تھے مختلف ائمہ اور محدثین کے فیصلے اِس روایت کی سند کے حوالے سے۔ اب آئیں اِس روایت کے متن کو ملاحظہ فرمائیں کہ: آیا وہ اس قابل ہے کہ اس کو صحیح سمجھا جائے؟ روایت کے پہلے حصے کے الفاظ یہ ہیں: ’’بانہ لم یکن نبی کان بعدہ نبی الا عاش نصف عمر الذی کان قبلہ‘‘ بے شک نہیں ہوا کوئی نبی کہ اس کے بعد نبی ہو مگر وہ زندہ رہا اپنے سے پہلے کی آدھی عمر۔ یعنی ہر بعد میں آنے والا نبی اپنے سے پہلے نبی کی آدھی عمر زندہ رہتا ہے۔ اب اگر اسے صحیح مان کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر کے دس انبیاء کی عمریں شمار کی جائیں تو ان کی عمریں ہزاروں لاکھوں برسوں سے تجاوز کر جائیں گی اور حضرت آدم علیہ السلام کی عمر تو اتنی بڑھ جائے گی کہ موجودہ زمانے کے کمپیوٹر اسے شمار کرنے سے عاجز آئیں گے۔

اگر حساب کیا جائے تو آنحضرت ﷺ سے اوپر بیسویں نبی کی عمر ۶ کروڑ ۲۹ لاکھ ۱۴ ہزار ۵۶۰ سال بنتی ہے۔ حالانکہ خود قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ۹۵۰ برس بتائی گئی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت پہلے کے رسول ہیں۔ لہٰذا جب روایت کا پہلا جز ہی نا قابل اعتبار ٹھہرا تو دوسرے جز پر کیسے اعتبار کیا جا سکے گا؟ پھر اِس روایت سے مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی نا قابل تردید دلیل بھی ملتی ہے۔ اگر قادیانی حضرات اس کو صحیح سمجھتے ہیں تو حضور ﷺ کی عمر ۶۳ برس ہے اور چونکہ قادیانی حضرات مرزا غلام قادیانی کو نبی مانتے ہیں تو اس لئے اس روایت کے لحاظ سے اس کی عمر ۳۱،۳۲ سال ہونی چاہیے تھی حالانکہ اس کی عمر ۶۸،۶۹ سال تھی۔

جامعہ خاتم النبیین کوٹری میں تربیتی نشست

جامعہ خاتم النبیین کوٹری کے بانی مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ کے برادر کبیر مولانا رب نواز تھے۔ مرحوم کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد عاصم نظم سنبھالے ہوئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۵؍دسمبر ۲۰۱۹ء کو ظہر کی نماز کے بعد جامعہ میں تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خصوصی خطاب کیا۔ حاجی محمد زمان نے صدارت کی۔

ختم نبوت کانفرنس کوٹری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۴؍دسمبر ۲۰۱۹ء کو جامع مسجد خدیجۃ الکبریٰ سائٹ ایریا کوٹری میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا محمد عاصم نے کی۔ مولانا توصیف احمد مبلغ حیدرآباد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

ادارہ

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب صدر صاحب! مرزائیوں کے سلسلہ میں بہت سی تقاریر ہوگئی ہیں، کافی ہوگئی ہیں۔ کوئی معزز ممبر ایسا معلوم نہیں ہوتا جس کی رائے مرزائیوں کے حق میں ہو۔ بہرحال ہم نے ایک بل پیش کیا ہے۔ جس بل میں ہم نے تحریک کی ہے کہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور ان کو کلیدی آسامیوں سے دور کیا جائے۔ اس بل کی اہمیت میں ہم نے ایک کتاب پیش کی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے مرزائیت کا کچا چٹھا سب کو معلوم ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں یہ ہے کہ: میرے نزدیک دنیا میں اتنا بڑا کوئی شخص بھی نہیں ہوسکتا جتنا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو ملکہ قیصرائے ہند کو خط لکھتا ہے اور اس نے التجا کی کہ آپ مجھے ایک لفظ شاہانہ لکھ دیں۔

دعویٰ نبوت، دعویٰ مسیح موعود، دعویٰ مجدد اور سارے دعوے، میں کہتا ہوں کہ ایسا کوئی شخص نہیں جس کے آنے کی خبر کسی کتاب میں ہو اور مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ شخص بننے کی کوشش نہ کی ہو۔ مہدی کے بارے میں روایات ہیں اور صحیح روایات متواترات ہیں۔ ہمارے عقائد کتابوں میں لکھے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ میں ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں، میں نے قرآن کی نو آیات پیش کی ہیں۔ قرآن کی تفسیر، قرآن سے کی ہے۔ حضور ﷺ اور صحابہؓ نے ان کی وہی تعبیر فرمائی ہے۔ بارہ سو سال کے مجددین نے ان کے وہی معنی فرمائے۔ وہ ان کا جواب دیں۔ میں ان کو چیلنج کرتا ہوں۔ کرشن کی خبر تھی۔ حارث پیدا ہوگا۔ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ برہمن وہ بھی میں ہوں۔ جس شخص کا کسی کتاب میں ذکر تھا۔ اس نے کہا کہ وہ میں ہوں۔ لوگوں کی جہالت سے اس نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ بہرحال اس نے انگریز کی خوشامد کی۔ ملکہ قیصرہ ہند کو جو خط لکھا اس کو کوئی خوددار شریف انسان نہیں لکھ سکتا۔ چہ جائیکہ ایک مسلمان ہو۔

ایک بادشاہ کا ذکر آتا ہے کہ ایک بہروپئے نے ایک بادشاہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہوا۔ اس نے دو تین میل کے فاصلے پر فقیری شروع کر دی۔ اس کو مرید بھی مل گئے۔ لاہور میں ایک شخص نے خدائی کا دعویٰ کر دیا تھا۔ وہ رب لاہور بن گیا تھا۔ اس کی بیوی ربنی بن گئی تھی۔ لوگوں نے اسے مان لیا تھا۔ اس ملک میں کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے اس کو کچھ نہ کچھ آدمی مان ہی لیتے ہیں۔ یہ صرف جہالت کا نتیجہ ہے۔ یہ صرف نادانی کا نتیجہ ہے۔ بہرحال وہ شخص فقیر بن گیا۔ ہوتے ہوتے اسے شہرت مل گئی،

بادشاہ کو خبر ہوئی۔ یہ بادشاہ لوگ دعاؤں کے بڑے پیاسے ہوتے ہیں کہ اقتدار قائم رہے۔ بادشاہ اس کے پاس گیا۔ اس نے اشرفیوں کی تھیلی پیش کی۔ فقیر نے انکار کر دیا۔ بادشاہ واپس آ گیا۔ وہ اپنا جامہ بدل کر بادشاہ کے پاس آ گیا اور اسے کہا کہ دیکھو میں نے تمہیں دھوکہ دے دیا ہے۔ چنانچہ اس نے انعام مانگا۔ بادشاہ نے کہا کہ میں خود اشرفیوں کی تھیلی لے کر تمہارے پاس پہنچا تھا لیکن تم نے نہ لی۔ اب انعام کیا دوں گا۔ اس نے کہا کہ میں جس جامہ میں تھا اس بھیس میں یہ تھیلی بجتی نہیں تھی۔ اب یہ جھوٹا دعوٰی اس نے کیا ہے۔ اس کے سارے دعوے جھوٹے تھے۔ لیکن اس جھوٹے لباس کو بھی اس نے نہیں نبھایا۔

اس کے بعد جہاد کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے اور یہ سب تاویلیں جو ناصر احمد اور دوسروں نے کی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ اس نے کہا کہ موسیٰ کے زمانے میں جہاد سخت تھا۔ حضور ﷺ کے زمانے میں جہاد میں سختی نہ رہی اور کچھ نرمی ہوگئی اور مسیح موعود کے زمانہ میں بالکل موقوف ہوگیا۔ دراصل وہ اپنے تک پہنچ کر اس کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ یہ جو بہت خوشامدی تھا اس نے ملکہ قیصرہ ہند کو لکھا۔ اس سے بڑھ کر میں نے آج تک کوئی خوشامدانہ خط نہ دیکھا، نہ پڑھا۔ میں ایک پیغمبرانہ خط آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ حضرت سلیمان نے بلقیس کو ایک خط لکھا۔ اس میں لکھا۔ قرآن میں اس کو بیان کیا گیا ہے۔ ”الّا تعلوا علیّ واتونی مسلمین“ یہ پیغمبرانہ خط ہے۔ ”میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور طابع ہو کر آ جاؤ۔“ پہلے صرف یہ کہ: ”انه من سلیمان وانه بسم الله الرحمن الرحیم“ اس کے بعد صرف اتنا لکھا کہ: ”الّا تعلوا علیّ واتونی مسلمین“

یہ (مرزا صاحب) ۲۶ صفحوں کا خط لکھتے ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل، صاحب بہادر، دام اقبالہ، اسی ”دام اقبالہ“ نے اس کی نبوت کی لٹیا ڈبودی۔ کوئی بیس تیس دفعہ اس نے یہ لکھا ہے یہاں تک لکھا کہ: ”آپ ایک دفعہ ایک شاہانہ لفظ میرے لئے لکھ دیں۔“

استدعا کی ہے۔ یہ ایک صیہونی فرقہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے زہریلا ہے۔ یہودیوں سے بڑھ کر ہے۔ یہ تو مار آستین ہے۔ یہودی تو صاف کافر ہیں۔ ہمارے دشمن ہیں۔ لیکن یہ چھپے ہوئے ہیں۔ سانپ ہیں۔ انگریزوں کے زمانے میں انہوں نے عراق، بغداد جانے کے بعد چراغاں کیا۔ مسلمان ملکوں کے خلاف اظہار خیال کیا اور جب پاکستان بنا تو اس وقت بھی انہوں نے نقصان پہنچایا۔ کمیشن میں مرزا ناصر احمد نے کہا کہ مسلم لیگ کی درخواست پر میں شریک ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں کے وقت میں سے تم (نے ان قادیانیوں) کو وقت کیوں دیا۔ اس میں خود ظفر اللہ تھا۔ منیر کمیشن میں اس نے کہا کہ جب لیاقت علی دورہ پہ جاتا تھا تو وزارت عظمٰی میرے پاس ہوتی تھی۔ میں دعوٰی سے کہتا ہوں۔ تو بہرحال یہ تو مدعی ہے اور چھوٹے

چھوٹے کاموں تک پہنچتا تھا۔ مجھے علم ہے کہ ایک آدمی قتل ہوا مانسہرہ میں، میں اور ماسٹر تاج الدین صاحب گورنر سرحد شہاب الدین کے پاس پشاور گئے جو نظام الدین کا بھائی تھا۔ ہم نے اس قاتل کے بارے میں کچھ نرمی اختیار کرنے کی بات کی۔ مقتول اصل میں مرزائی تھے۔ اس نے ظفر اللہ خان کی تعریفیں شروع کر دیں۔ ہمارے سامنے گورنر سرحد اور تعریفیں ظفر اللہ خان کی۔ ظفر اللہ خان چھایا ہوا تھا۔ اس کے خلاف کوئی بات نہیں ہوسکتی تھی۔ یہ ظفر اللہ خان کی مہربانی ہے کہ باؤنڈری کمیشن میں یہ گئے تو جو کچھ کردار انہوں نے ادا کیا اس سے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق ہوتی ہے۔ حضور ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت میں یہ جو امتی نبی کہتے ہیں وہ بھی حضور ﷺ نے پہلے فرمادیا میری امت میں سے ہوکر نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ یہ امتی نبی کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ کذاب دجال ہوں گے۔ تو یہ وہاں گئے۔ انہوں نے جو بیان دیا وہ اس کی تصدیق ہے کہ حضور ﷺ نے کتنا سچ فرمایا اور کتنے صحیح صادق ومصدوق پیغمبر تھے۔ کذاب تو اس لئے ہوئے کہ انہوں نے کہا کہ یہ مسلمان کافر ہیں۔ ہم اور یہ بالکل، علیحدہ ہیں۔ یہ دعویٰ دیا گرداسپور ضلع میں کہ عام مسلمان ہم سے علیحدہ ہیں۔ ہم اور یہ ایک قوم نہیں، اس پر زور دیا اور دجل وفریب کیا۔ دجال ہونے کا مظاہرہ کیسے کیا اور آخر میں لکھ دیا۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کے ساتھ الحاق ہو۔ یہ آخر میں دجل کے لئے لکھا، فریب کے لئے لکھا۔ کمیشن کو یہ دے دیا کہ ہم علیحدہ ہیں اور مسلمانوں کی تعداد اس ضلع میں کم ہے۔ پاکستان بناتے وقت انہوں نے یہ ڈنگ دیا اور یہ نتیجہ ہے کشمیر کی تمام جنگوں کا، بھارت سے مستقل مقابلہ کا یہی سبب تھا۔ حقیقتاً یہ ایجنٹ ہیں۔

میں ایک بات عرض کروں گا، شاید وہ بعضوں کو معلوم نہ ہو۔ ۳۱۳ درویش کے نام سے قادیان میں مرزائی جاتے ہیں مرزے کی قبر کی حفاظت کے لئے، اور اس کے مقابلہ میں ۳۱۳ سکھ آتے ہیں گوردوارے کی حفاظت کے لئے جو ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ ۳۱۳ مرزائی رہتے ہیں مرزے کی قبر کی حفاظت کے لئے۔ نہ مسلمان رہتے ہیں وہاں، نہ اجمیر کے لئے جاتے ہیں، نہ کسی اور مقدس مقام کے لئے جاتے ہیں تو مرزے کی قبر اور ہڈیوں کی حفاظت کے لئے جاتے ہیں۔ یہ کیا چیز ہے۔ ہمارے یہاں کہتے ہیں زیارت لگتی ہے۔ بعض اولیاء کے مزاروں پر لوگ جاتے ہیں اور ان کی حاجت پوری ہوتی رہتی ہے تو اس کو کہتے ہیں ان کی زیارت لگتی ہے۔ تو ان مرزائیوں کی زیارت لگتی ہے مرزا کی ہڈیوں کی حفاظت کے لئے۔ ۳۱۳ سکھ یہاں آئیں اور ان کا تبادلہ ہوا کرتا ہے باقاعدہ۔ یہ بات اگر نہیں معلوم تو میں کہنا چاہتا ہوں اور اگر اب تک ہے تو اس کو ختم کرنا چاہئے۔ یہ تو ایجنٹ ہیں اور جو لوگ ۳۱۳ آئیں جائیں، آئیں جائیں تو آپ کے ملک کی کون سی بات خفیہ رہ سکتی ہے؟ یہ تو جاسوس ہیں سارے کے سارے۔ وہاں جانے والے روز تبدیل ہوتے

ہیں۔ یہ جاسوس ہیں، وہاں کے آنے والے جاسوس ہیں، یہاں کے جانے والے جاسوس ہیں، تو انہوں نے کسی وقت بھی مسلمانوں کی بھلائی نہیں کی۔ یہ مسلمان کے نام سے مسلمانوں کے اندر ایک خطرناک فرقہ ہے۔ اس پر کوئی مسلمان بھروسہ کرے گا؟ اس پر کوئی قوم بھروسہ کرے گی؟ اس پر کوئی فرد بھروسہ کرے گا؟ حکومت بھروسہ کرے گی تو منہ کی کھائے گی۔ یہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں اور سب کے سامنے کہنے کو تیار ہوں۔

اس وقت ہم ایک ایسے مرحلے پر پہنچے ہیں کہ دنیا کی نگاہیں ہماری طرف، مسلم ممالک کی نگاہیں ہماری طرف، تمام مسلمان حکومتیں، عرب حکومتیں ہم کو دیکھ رہی ہیں اور ہمارے فیصلے کی انتظار میں ہیں۔ میں یہ مانتا ہوں کہ ہماری قوم سمجھدار ہے۔ وہ اس طریقے سے کوئی بات نہیں کرے گی کہ جس سے ملک کو نقصان پہنچے۔ لیکن باوجود اس کے ساری کی ساری قوم یہ چاہتی ہے کہ اس آستین کے سانپ کا سر کچلا جائے اور کیسے نہ کچلا جائے۔ ہم یہ بات حکومت کے حوالے کرتے ہیں۔ لیکن یہ ساتھ کہتا ہوں کہ جب وہ ہم کو کافر کہتے ہیں اور ہم ان کو کافر کہتے ہیں اور یہ بات مرزا غلام احمد نے لکھی ہے کہ: ”دنیا کی مسلمان بادشاہتوں میں سے، حکومتوں میں سے کوئی حکومت نہیں ہے جو ہم کو کافر نہ کہے۔“ جاری ہے!!!

سہ ماہی اجلاس مبلغین حضرات ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۷،۲۸ ردسمبر کو مرکزی دفتر میں زیر صدارت مولانا اللہ وسایا منعقد ہوا۔ اجلاس میں گذشتہ سہ ماہی میں وفات پا جانے والے علماء کرام اور دیگر جماعتی رفقاء کی رحلت پر افسوس کا اظہار کیا گیا (جن کا تذکرہ آخر میں موجود ہے) اور مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

کورس کے اشتہارات مبلغین کے سپرد کرتے ہوئے انہیں ہدایت کی گئی کہ اپنے اپنے اضلاع کے جامعات کا دورہ فرما کر طلبہ کرام کو زیادہ سے زیادہ شرکت کی درخواست کریں۔ کورس میں دینی مدارس کے کم از کم درجہ رابعہ کے طلبہ کرام سے منتہی طلبہ کرام اور عصری تعلیمی اداروں سے کم از کم میٹرک پاس طلبہ شرکت فرما سکتے ہیں۔ شرکاء کورس کو رہائش وخوراک کے علاوہ تقریباً پانچ پانچ ہزار روپے کی کتب دی جائیں گی۔

اجلاس میں آئندہ سہ ماہی میں کم از کم تیس مقامات پر کورسز اور پچاس تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا طے کیا گیا۔ آنے والی سہ ماہی میں پانچ مقامات پر ڈویژنل سطح پر ختم نبوت کانفرنسز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا اللہ وسایا

مکاتیب نافع (جلد اول): تحقیق وتعلیق: ڈاکٹر حافظ عثمان احمد صاحب: صفحات: ۴۳۷:

قیمت:۸۰۰روپے: ملنے کا پتہ: دارالکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور: **03008099774**

معروف مؤرخ اسلام اور نامور محقق عالم ربانی حضرت مولانا محمد نافع ﷫ کے مکاتیب مبارکہ کے مجموعہ کی پہلی جلد شائع ہوئی ہے۔ جسے ادارہ علوم جامعہ پنجاب لاہور کے پروفیسر جناب ڈاکٹر حافظ عثمان احمد صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس میں نو شخصیات کو لکھے گئے مولانا محمد نافع صاحب ﷫ کے مکتوبات کو جمع کیا گیا ہے۔ ان میں: (۱) حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کے نام حضرت مولانا محمد نافع ﷫ کے ۲۷ مکتوبات اور مولانا تقی عثمانی کے جوابات ہیں۔ آخر میں مولانا محمد اشرف عثمانی اور دیگر حضرات کے آٹھ خطوط بھی مولانا محمد نافع صاحب ﷫ کے نام ہیں انہیں جمع کردیا گیا ہے۔ (۲) مولانا منظور احمد آفاقی ڈیرہ غازی خان کے حضرت مولانا محمد نافع کے نام ۱۵ مکتوبات ہیں۔ جن کے جوابات حضرت مولانا نافع ﷫ نے عنایت فرمائے۔ (۳) مولانا افضل حق ڈیروی کے قریباً ۱۶ خطوط ہیں، جن کے حضرت مولانا محمد نافع ﷫ نے جوابات ارسال فرمائے۔ (۴) مولانا سید محمد قاسم شاہ چوکیروی کے ۷۹ خطوط ہیں جن کے جوابات میں ۱۹ خطوط حضرت مولانا محمد نافع ﷫ کے ہیں۔ (۵) مولانا عبدالحمید تونسوی کے مکتوبات میں مولانا محمد نافع ﷫ کے ۱۱ خطوط مولانا عبدالحمید صاحب کے جوابات یا دیگر مسائل پہ مشتمل ہیں ان میں حضرت مولانا عبدالستار تونسوی ﷫ کا بھی ایک خط اور اس کا حضرت مولانا محمد نافع ﷫ کی طرف سے جواب شامل ہیں۔ (۶) مولانا مفتی شیر محمد علوی کے نام حضرت مولانا محمد نافع ﷫ ۱۴ خطوط ہیں۔ اور ان کے جوابات میں مفتی صاحب کے خطوط ہیں۔ (۷) ڈاکٹر فیوض الرحمٰن جدون کے چھ خطوط حضرت مولانا محمد نافع ﷫ کے نام ہیں جن کے تین خطوط کے ذریعہ مولانا محمد نافع ﷫ نے جواب عنایت کیا۔ (۸) آپ کے ایک شاگرد ڈاکٹر غلام محمد صاحب خطوط اور حضرت مولانا محمد نافع ﷫ کے جوابات۔ (۹) ایک خط حضرت مولانا محمد نافع ﷫ کا حضرت مولانا مفتی شفیع عثمانی ﷫ کے نام اور حضرت مفتی صاحب ﷫ کا جواب۔

ان خطوط کے مجموعہ پر مشتمل یہ کتاب ہے۔ جناب مرتب ڈاکٹر عثمان احمد صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کہ حواشی میں کسی مسئلہ کو تشنہ نہیں رہنے دیا۔ ان کی ان تحقیقات پر انہیں جتنا خراج تحسین پیش

کیا جائے کم ہے۔ تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ آخر میں کتابیات کی بھی فہرست دی ہے۔ کتاب میں بعض حضرات کے نام خطوط پر نمبر شمار نہیں ہے۔ بعض خطوط پر نمبر شمار ہے۔ کہیں سائل کے ایک ساتھ خطوط دے دیئے ہیں۔ بعد میں حضرت کے جوابات ہیں۔ کہیں اس کا الٹ ہے۔ آئندہ کی جلدوں میں یکسانیت پیدا کر دی جائے۔ تو اس سے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ اس طرح اگر مکتوبات الیہ کے حضرات کو حروف تہجی کے اعتبار سے درج کر کے خطوط درج کئے جائیں تو مکتوبات نافع کا نفع۔ انفع ہو جائے گا۔ کتاب میں درج خطوط معلومات اور علمی مباحث کا موجیں مارتا سمندر ہیں۔ کاغذ، طباعت جلد معیاری ہیں۔ کتاب کی تصحیح کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ مرتب، محقق ڈاکٹر صاحب کو بہت مبارک ہو کر انہوں نے بڑی کامیابی سے اپنی محنت کی کشتی کو ساحل مراد پر اتارا ہے۔

داستان رفتگان: تالیف مولانا عرفان الحق حقانی: صفحات: ۷۰۴: قیمت: درج نہیں: ناشر: موتمر المصنفین حقانیہ اکوڑہ خٹک۔

حضرت مولانا عرفان الحق، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ﷫ کے پوتے اور حضرت مولانا اظہار الحق کے صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل اور اب اس میں اعلیٰ رجہ کے استاذ ہیں۔ قدرت حق نے لکھنے کا ذوق بخشا ہے۔ اپنے فوت شدہ بزرگوں، ہم عصر رفقاء اور جان انجان والوں کی فوتگی پر ان کے حالات پر مشتمل معلوماتی اور تعزیتی مضامین آپ لکھتے رہے جو روز نامہ اسلام میں شائع ہوتے رہے۔ ان میں بعض تو خاصے طویل ہیں اور بعض مختصر مگر جامع ہیں۔ قریباً ایک سو کے قریب اہم شخصیات کے تعزیتی مضامین کے مجموعہ کا نام یہ کتاب ہے۔ جو وفیات کی کتب میں گرانقدر اضافہ شمار کیا جاسکتا ہے۔ بہت عمدہ شائع کیا ہے۔ جو دیدہ زیب بھی ہے۔ اور معلومات کا خزینہ عرفان بھی۔

مولانا سمیع الحق شہید: مولانا عرفان الحق حقانی: صفحات: ۴۱۶: ناشر: موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک: 0333-9102368!

حضرت مولانا سمیع الحق شہید ﷫ کے بھتیجے اور تربیت یافتہ نامور شاگرد، حقانی برادری کے نیر اعظم جناب مولانا عرفان الحق حقانی نے حضرت مولانا سمیع الحق مرحوم پر جامع معلوماتی کتاب ۴۱۴ صفحات پر مشتمل مرتب کی ہے۔ جو مولانا مرحوم کی حیات و خدمات کے تمام گوشوں کو محیط ہے۔ اتنی جلدی اس کتاب کی ترتیب و اشاعت پر مصنف لائق تبریک ہیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق مرحوم کی زندگی کے تمام گوشوں کو ایسے جامعیت کے ساتھ اجاگر کیا گیا کہ پون صدی کی تاریخ مرتب کر رہی ہے۔ ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں جامع و ناشر۔ حق تعالیٰ اس محنت کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس جوہر آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵؍نومبر ۲۰۱۹ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء شبیر کالونی جوہر آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ نقابت کے فرائض مفتی زاہد نے انجام دیئے۔ تلاوت قاری عبدالرحمن نے کی۔ بیانات مولانا عبدالغفار بریلوی، مولانا عبدالغفار اہل حدیث لاہور، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا سیف اللہ قادری لاہور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا شبیر احمد عثمانی فیصل آباد، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب اور مولانا فیض اللہ نے کئے۔ نعت حافظ منیر احمد کراچی نے پیش کی۔ کانفرنس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ مولانا عزیز احمد مدظلہ نے فرمائی۔ دعا مولانا عبدالجبار، مولانا اظہار الحسن مولانا جنید احمد خوشاب نے کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس نور پور تھل ضلع خوشاب

۱۲؍نومبر ۲۰۱۹ء جامعہ رحیمہ تعلیم القرآن روڈہ شہر تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری سمیع اللہ نے کی۔ ہدیہ نعت قاسم گجر آف لاہور نے پیش کیا۔ بیانات مولانا فیض اللہ ہرنولی شہر اور مولانا زاہد چکڑالہ، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا یحییٰ عباسی، مولانا محمد نعیم مبلغ ختم نبوت خوشاب نے کئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری حفیظ اللہ نے ادا کئے۔ صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے کانفرنس کی سرپرستی فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس موسیٰ خیل ضلع میانوالی

کانفرنس ۱۴؍نومبر بروز جمعرات بعد از نماز ظہر جامع مسجد صدیق اکبر سرمہ والہ شہر تحصیل موسیٰ خیل ضلع میانوالی میں منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا جاوید چھدرو نے انجام دیئے۔ تلاوت قاری سعادت اللہ جب کہ نعت جاوید رانا قائد آباد نے پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا اصغر سرگودھا، مفتی اکبر اللہ میانوالی، مولانا فیض اللہ، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عبدالرزاق صمدانی نے عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے خطابات کئے۔ دعا مولانا نعمت اللہ امیر عالمی مجلس سرو والہ نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس ضلع میانوالی

۱۶؍نومبر بعد از عشاء جامعہ اشرف العلوم عیدگاہ ہرنولی ضلع میانوالی میں ختم نبوت کانفرنس

منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عمر فاروق ڈیرہ اسماعیل خان نے کی۔ نعت صوفی اصغر علی برغولی، حکیم محمد اسحاق نے پیش کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا شاہد نے انجام دیئے۔ بیانات مولانا فیض اللہ، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہوئے۔ دعا بھائی نصر اللہ نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس جامعہ قادریہ رحیم یارخان

۲۱ر نومبر ۲۰۱۹ء جمعرات کو شہر رحیم یارخان کی عظیم دینی روحانی قدیمی درسگاہ جامعہ قادریہ جو ہر دور میں ختم نبوت کا یہ مرکز رہی ہے۔ ایک مرتبہ پھر شان وشوکت کے ساتھ ختم نبوت زندہ آباد کے نعروں سے گونجنے کے لئے تیار تھی۔ اسٹیج پر شہر بھر کے علماء اور دینی جماعتوں کی قیادت جلوہ افروز تھی۔ کانفرنس کی صدارت جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حضرت علامہ عبدالرؤف ربانی نے کی۔ جانشین حضرت درخواستی ؒ مولانا صاحبزادہ فضل الرحمن درخواستی بھی طبیعت کی علالت کے باوجود تشریف لائے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کے لئے حضرت نائب امیر مرکزیہ کے خادم خاص بھائی جعفر تشریف لائے تو سماں باندھ دیا۔ بعدازاں خطیب ختم نبوت قاضی احسان احمد نے ولولہ انگیز خطاب کیا اور ایمان تازہ کردیا اکابر کے واقعات سنائے تو ہر آنکھ اشکبار تھی۔ چند لمحوں بعد جامعہ قادریہ کا صحن ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتا۔ بعدازاں دو طلباء نے انگلش اور عربی میں ختم نبوت کے عنوان سے خطاب کیا۔ جامع الناصر کے طلباء نے اولاً عربی میں خطاب کیا۔ محمد بن خالد نے کمال عربی خطاب کیا۔ اسٹیج پر موجود بہت سارے اکابرین نے انعام سے نوازا۔ انگلش میں خطاب ختم نبوت جماعت رحیم یارخان کے خازن وبنیادی رکن جناب مدثر شہزاد نے کیا۔ بعدازاں خصوصی خطاب نائب امیر مرکزیہ حضرت ناصرالدین خاکوانی مدظلہ نے فرمایا شہر بھر سے ائمہ حضرات اور علماء کرام کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ ماحول کی مناسبت سے حضرت والا نے کمال علمی بیان فرمایا۔ آخر میں جانشین حضرت درخواستی ؒ صاحبزادہ مولانا فضل الرحمن درخواستی نے دعا فرمائی۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔ کانفرنس کامیاب بنانے میں قاضی شفیق الرحمن اور قاضی خلیل الرحمن سراجی، قاضی جواد الرحمن کی بھرپور محنتیں شامل تھیں۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس ٹبی کورائیاں خانپور

خانپور ضلع رحیم یارخان کے نواحی علاقہ ٹبی کورائیاں کے قریب چند علاقوں میں قادیانیت کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ وہاں نوجوان نسل کے ایمان کے تحفظ کے لئے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

جس میں جناب شبیر احمد، جناب نذیر احمد، حافظ سلمان جٹ وغیرہ نے لنگر تیار کیا۔ اور ۲۲؍نومبر کو قاضی احسان احمد نے اجتماع سے بہترین خطاب فرمایا۔ جسے سامعین نے ایمان پرور قرار دیا۔

ختم نبوت کانفرنس لیاقت پور

تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کے چند چکوک قادیانیت سے متاثر ہیں۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً وہاں پروگرام کیے جارہے ہیں۔ نومبر ۲۰۱۹ء میں چک ۶ لیاقت پور میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت جانشین حضرت درخواستی مولانا فضل الرحمن درخواستی نے فرمائی۔ کانفرنس کے لئے بھرپور محنت مفتی زبیر احمد نے کی۔ کانفرنس سے شمس الدین سابق قادیانی، مولانا اسحاق ساقی اور مفتی محمد راشد مدنی کے خطابات ہوئے۔ بعد ازاں لنگر بھی تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس چوکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۷؍نومبر ۲۰۱۹ء کو جامع مسجد رحمۃ للعالمین چوکی ضلع قصور میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت قاری محمد ابراہیم، نگرانی مولانا عبدالرحیم ہارونی نے کی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں مقامی نعت خواہان کے علاوہ معروف نعت گو رانا عثمان قصوری نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالرحمن نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے ساہیوال کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا عبدالغفار تونسوی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی کامیابی میں پیر مسعود قادری اور ان کے رفقاء نے بھرپور کردار ادا کیا۔

تحفظ ختم نبوت کورس الہ آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس ۲۷، ۲۸؍نومبر ۲۰۱۹ء کو جامعہ رحمانیہ الہ آباد ضلع قصور میں منعقد ہوا۔ کورس کے دونوں روز دو، دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ پہلی نشست صبح ۸ تا ۱۱ بجے اور دوسری نشست ظہر تا عصر منعقد ہوئی۔ کورس کی صدارت مولانا مفتی عبدالعزیز عزیزی نے کی۔ پہلے روز مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا عبدالرزاق مجاہد نے جب کہ دوسرے روز مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچرز دیئے۔ کورس کے اختتام پر سوال وجواب کی نشست بھی قائم کی گئی اور انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔ طلباء وطالبات نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کورس چونیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس ۲۷، ۲۸؍نومبر ۲۰۱۹ء بعد نماز

مغرب تا عشاء جامع مسجد محمد خان والی چونیاں ضلع قصور میں منعقد ہوا۔ کورس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال اور مولانا عبدالرزاق مجاہد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت، حیات ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، ظہور سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان اور فتنہ خروج دجال ایسے اہم عنوانات پر لیکچرز دیئے۔ کورس کے اختتام پر سوال وجواب کی نشست قائم کی گئی اور انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ اہل علاقہ نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس رینالہ خورد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۹ر نومبر ۲۰۱۹ء بروز جمعۃ المبارک کو جامع مسجد اہل سنت بلال چک نمبر۱۰ ارون ایل رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حاجی عبدالرشید اور نگرانی مولانا محمد ارشد نے کی۔ حافظ محمد عثمان فاروقی کی تلاوت ونعت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ بعدازاں مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خصوصی خطابات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس ضلع قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نومبر ۲۰۱۹ء میں جامع مسجد حسین بن علی قطبہ ضلع قصور میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت قاری مشتاق احمد رحیمی امیر عالمی مجلس قصور اور نگرانی مولانا طاہر ندیم کھڈیاں نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد عقیل اور مولانا عبدالرزاق مجاہد کے بیانات ہوئے۔ مولانا محمد امجد نے میزبانی کے فرائض انجام دینے کے علاوہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے علاقہ بھر میں تگ ودو کی۔

کراچی میں عشرۂ ختم نبوت کی بہاریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر انتظام عشرۂ ختم نبوت کا اہتمام کیا گیا۔ الحمدللہ! شہر کراچی میں منظم طریقہ سے جماعتی سرگرمیاں عروج پر ہیں، زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کی بھرپور ذہن سازی کی جارہی ہے کہ وہ کس طرح فتنہ قادیانیت سے اپنے ایمان کا تحفظ کرسکتے ہیں۔ شاید ہی کوئی دن ہو جس میں درسِ ختم نبوت نہ ہو روزانہ شہر کی کسی نہ کسی مسجد میں درسِ ختم نبوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس تمام ترنظم کے روحِ رواں خطیب ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد ہیں جن کی دن رات کی محنت لگن اور کڑھن نے آج جماعتی کام کو ملک کے دیگر شہروں سے ممتاز کردیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کراچی جیسے مصروف اور اہم شہر میں اتنی خوبصورتی کے ساتھ کام کو آگے بڑھانا اور پھیلانا یہ حضرت قاضی صاحب کے اخلاص اور کارکنوں سے محبت وشفقت ان کی دلجوئی کا نتیجہ ہے۔ گزشتہ دنوں مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ

وسایا اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی دس روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ مشاورت کے بعد پروگراموں کی ترتیب بنائی گئی۔ دس دنوں میں مدارس کے طلباء واساتذہ میں لیکچرز اور شام میں ختم نبوت کانفرنسوں کے ۳۵ پروگرام ہوئے، جن کی تفصیل قارئین کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ ۲۸ر نومبر بروز جمعرات: بعد نماز مغرب تا رات گئے آفریدی چوک اتحاد ٹاؤن میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان خصوصی مولانا محمد رفیق جامی اور مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ کانفرنس کے منتظم مولانا ہارون الرشید، مولانا احسان اللہ اور ان کے رفقاء تھے۔

۳۰ر نومبر بروز ہفتہ: بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروق اعظم میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان حضرات میں مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ اور مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ تھے۔ آخر میں پشتو زبان کے معروف نعت خواں احسان اللہ فاروقی نے مخصوص انداز میں کلام پڑھا۔ کانفرنس کے منتظم گڈاپ ٹاؤن کے نگران قاری محمد ظفر اور مولانا عبدالعلیم تھے۔

یکم ر دسمبر بروز اتوار: بعد نماز ظہر جامعہ انوار القرآن ناگن چورنگی میں طلباء واساتذہ میں مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ کا بیان ہوا اور بعد نماز عشاء شمیم مسجد دہلی کالونی میں مفتی صاحب کا درس ختم نبوت ہوا۔ بعد نماز عشاء سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اسکاؤٹ کالونی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے خطاب کیا۔

۲ر دسمبر بروز پیر: صبح ۱۱ بجے جامعہ اشرف المدارس پہلوان گوٹھ میں مولانا اللہ وسایا نے طلباء واساتذہ کرام کو لیکچر دیا۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے ۱۱ بجے صبح مدرسہ قرآن کریم یوسفیہ للبنات ڈالمیا میں طالبات اور علاقہ سے تشریف لائی ہوئی خواتین کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنۂ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کیا۔ بعد نماز عشاء چاندنی چوک بلدیہ ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا رفیق جامی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے منتظمین میں مفتی فیض الحق، حافظ محمد نعیم، عزیز الرحمن ذیشانی، صابر خان اور ان کے رفقاء شامل تھے۔

۳ر دسمبر بروز منگل: مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے دارالعلوم کورنگی میں درجہ تخصص کے طلباء سے خطاب کیا۔ صبح ۱۰ بجے جامعہ قرطبہ کلفٹن میں مفتی محمد راشد مدنی نے طلباء واساتذہ کرام سے خطاب کیا، بعد نماز عشاء جامعۃ الرشید احسن آباد میں طلباء سے خطاب کیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء جامع مسجد گلشن جامی ماڈل کالونی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد رفیق جامی نے خطاب کیا۔

۴ر دسمبر بروز بدھ: صبح ۱۱ بجے دارالعلوم صفہ بلدیہ ٹاؤن میں طلباء کرام سے مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کیا۔ مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے ۱۰ بجے جامعہ معہد التکمیل الاسلامی بہادر آباد میں طلباء کے اجتماع سے

خطاب کیا۔ ۱۱ بجے مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے جامعۃ السعید پی ای سی ایچ سوسائٹی میں حضرات اساتذہ کرام اور طلباء سے فکر انگیز خطاب کیا۔ مفتی محمد راشد مدنی نے بعد نماز مغرب اللہ والی مسجد اورنگی ٹاؤن نمبر ۱۰ اور بعد نماز عشاء طاہری مسجد فرنٹیئر کالونی میں درس ختم نبوت دیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء گودھرا کالونی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا اور مولانا قاضی احسان احمد تھے۔

۵ر دسمبر بروز جمعرات: صبح ۱۰ بجے اشرف العلوم کورنگی میں مفتی محمد راشد مدنی نے طلباء و اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر جامعہ فاروقیہ فیز ۱۱ میں مولانا اللہ وسایا نے طلباء و اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ اسی روز بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت نمائش میں کل کراچی بین المدارس کا فائنل مسابقہ ہوا۔ شہر سے مختلف مدارس کے ۱۸ طلباء منتخب ہو کر اس مسابقہ کا حصہ بنے۔ مسابقہ میں علماء، طلباء عوام الناس کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ مسابقہ کے مہمان خصوصی محبوب العلماء پیر طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ تھے۔ ان کے علاوہ شہر کے کئی جید علماء کرام شریک ہوئے۔

۶ر دسمبر بروز جمعہ: حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے جامعہ بنوری ٹاؤن میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے یحیٰ مسجد حبیب بینک چورنگی سائٹ ایریا کی مسجد میں عوام کے جم غفیر سے ایمان افروز خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب مفتی صاحب نے جامع مسجد دہلی بلدیہ ٹاؤن نمبر ۳ میں درس ختم نبوت دیا، بعد نماز عشاء شافعی مسجد شیر شاہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مہمان حضرات میں مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد تھے۔

۷ر دسمبر بروز ہفتہ: مولانا اللہ وسایا نے صبح ۱۱ بجے مدرسہ دارالہدیٰ گلستان جوہر میں طلباء و اساتذہ سے خطاب کیا، بعد نماز ظہر جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی میں درجہ سابعہ اور دورۂ حدیث شریف کے طلباء سے دو گھنٹہ گفتگو کی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے صبح ۱۱ بجے جامعہ سعیدیہ زمزمہ کلفٹن میں طلباء و اساتذہ کرام سے فکر انگیز گفتگو کی۔ بعد نماز عشاء بانگی مسجد رنچھوڑ لائن میں درسِ ختم نبوت دیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء فتح مسجد پٹیل پاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عوام اور علماء و طلباء کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا محمد رفیق جامی تھے۔ بعد نماز عشاء عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ گراؤنڈ میٹرو ول میں منعقد ہوئی۔ کثیر تعداد میں عاشقانِ مصطفیٰ جمع ہوئے۔ مہمان حضرات میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد رفیق جامی، مفتی محمد زبیر حق نواز اور مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ کانفرنس کے منتظمین میں مولانا محمد شعیب کمال، مولانا سید مشتاق شاہ، مفتی محمد اور ان کے رفقاء شامل تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحئی مطمئن نے ادا کیے۔

۸؍دسمبر بروز اتوار: جامعہ مسجد قدسیہ ناظم آباد نمبر۲ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ بعد نماز مغرب تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا۔ کانفرنس کے مہمان مولانا اللہ وسایا اور مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ کانفرنس کے منتظمین میں مسجد کے امام وخطیب مولانا خیرالحق ابرار، مولانا خالد محمود مدظلہ، مولانا محمد جاوید اوران کے رفقاء تھے۔

شان مصطفیٰ کانفرنس گھوٹکی شہر

۶؍دسمبر۲۰۱۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب سرکاری باغ گھوٹکی عظیم الشان شان مصطفیٰ کانفرنس زیرانتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وسیرت کمیٹی زیرصدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی مولانا محمد یوسف شیخ منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت شریف کے بعد علماء کرام کے بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈویژن سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا حسن شاہ حیدری اباڑو، مولانا مفتی عتیق الرحمٰن لاہور، مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا سائیں عبدالمجیب پیر شریف والوں کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس رات ایک بجے ختم ہوئی۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے سائیں سید نور محمد شاہ، مولانا محمد یوسف شیخ مولانا رحمت اللہ حیدری قاری نصیب الحق، مولانا محمد عظیم بھٹو نے بھرپور محنت کر کے کانفرنس کو کامیاب کیا۔ (محمد مبشر گجر)

ختم نبوت کورس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس جامع مسجد الریاض اسلامیہ پارک لاہور میں ۶، ۷؍دسمبر۲۰۱۹ء کو منعقد ہوا۔ کورس میں مختلف عنوانات پر مبلغین ختم نبوت نے لیکچرز دیئے۔ کورس کی اختتامی تقریب مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز، مفتی محمد عقیل، امام قاری محمد عبداللہ، بھائی ابراہیم ودیگر علماء کرام نے شرکت وبیانات کئے۔ حاضرین میں تحفظ ختم نبوت کے بارے میں معلوماتی لٹریچر فری تقسیم کیا گیا۔ تقریب کا اختتام پیر میاں محمد رضوان نفیس کی دعاء پر ہوا۔

ختم نبوت کورس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیراہتمام اسلامیہ کالج کی اہل بیت مسجد میں تین روزہ ختم نبوت کورس ۸ تا ۱۰؍دسمبر۲۰۱۹ء کو منعقد ہوا۔ سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے ۸؍دسمبر کو تحفظ ختم نبوت پر

۹ر دسمبر کو حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اور ۱۰ر دسمبر کو کذب مرزا پر لیکچر دیا۔ ۱۱ر دسمبر کو شرکائے کورس میں اسناد و انعامات تقسیم کئے گئے۔ کورس کے انعقاد میں کالج کی انتظامیہ مسجد اہل بیتؓ کے امام صاحب، حافظ عبدالحنان اور بھائی منیر احمد مہر نے بھرپور محنت کی۔

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، شہداد پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مکہ مسجد شہداد پور میں ۹ر دسمبر ۲۰۱۹ء بروز پیر سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی سرپرستی مولانا محمد سلیم شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ دارالعلوم الحسینیہ نے فرمائی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ المشائخ خواجۂ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ کے جانشین مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے فرمائی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مفتی محمد اسلم شاکر نے انجام دیئے۔ تلاوت کی سعادت مولانا یاسر اسلام نے حاصل کی۔ حافظ عمار اور حافظ وقاص نے حمد و نعت پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین اور مولانا قاضی احسان احمد نے خصوصی خطاب فرمایا۔ آخر میں شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم نے اختتامی کلمات کہے اور مولانا خواجہ خلیل احمد نے دعاء کرائی۔

ختم نبوت تربیتی پروگرام، گمبٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے زیراہتمام ۱۰ر دسمبر بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد رحمانی نزد فاروق اعظم چوک گمبٹ میں ختم نبوت تربیتی نشست کے عنوان سے پروگرام منعقد کیا گیا۔ زیر سرپرستی مولانا نعمت اللہ شیخ، زیر صدارت حافظ ظہور احمد شیخ، زیر نگرانی حکیم عبدالواحد بروہی، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض امام رحمانی مسجد مولانا عبدالصمد نے ادا کئے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری عبدالاحد بروہی نے حاصل کی۔ قاری صبغۃ اللہ پنہور نے حمد و نعت پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ، نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان کیا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کیا اور دعاء کرائی۔

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس، کنڈیارو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنڈیارو کے زیراہتمام جامعہ عربیہ دارالقرآن سرہیہ مسجد اقبال محلہ کنڈیارو میں ۱۱، ۱۲ر دسمبر ۲۰۱۹ء صبح ۹ سے ۱۲ بجے دوپہر تک ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ کورس کے جملہ انتظامات مولانا عطاء اللہ عباسی و دیگر اراکین جامعہ دارالقرآن نے کئے۔ ۱۱ر دسمبر کو کورس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے کورس کی غرض و غایت

اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت بیان کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ’’اوصاف نبوت اور کذبات مرزا‘‘ پر گفتگو کی۔ مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ’’عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث سے‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔ ۱۲ر دسمبر کو مولانا تجمل حسین نے ’’عقیدۂ حیات مسیح، رفع ونزول مسیح‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔ مولانا مفتی محمد ادریس سومرو نے شرکاء کورس سے خطاب کیا۔ آخر میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ’’امام مہدی علیہ الرضوان اور کفریات مرزا‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔ کورس کے آخر میں شرکاء سے ان موضوعات پر سوال پوچھے گئے درست جواب دینے والوں کو انعام میں مجلس کی کتب دی گئیں اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ کورس میں دینی مدارس اور اسکول وکالج کے طلباء نے بھرپور شرکت کی۔ مدرسہ دارالقرآن کی انتظامیہ کی طرف سے دونوں دن شرکاء کی ضیافت کا انتظام بھی کیا گیا۔ دریں اثنا ۱۲ر دسمبر کو جامعہ دارالقرآن کے زیر انتظام مدرسۃ البنات جامعۃ الحسنہ دارالقرآن میں طالبات وخواتین سے مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا تجمل حسین نے بیانات کیے۔

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲ر دسمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد نور موہنی بازار نواب شاہ میں عظیم الشان سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس زیر سرپرستی: مولانا حزب اللہ کھوسو، زیر صدارت: مولانا پیر عبدالحمید، مولانا حافظ مطیع اللہ خالد، زیر نگرانی: مولانا محمد انیس ہوئی۔ تلاوت حافظ محمد حاشر، قاری محمد غفران نے کی۔ حافظ محمد اعظم قریشی نے حمد ونعت پیش کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا قاری کامران احمد نے بیان کیا اور دعا کرائی۔ کانفرنس میں سائیں نور احمد عباسی، مولانا وسیم بھٹی، مولانا عمران، قاری نیاز احمد خاصخیلی، قاری علی اصغر، حاجی خالد، مولانا محمد ارشاد احمد، حاجی بشیر میمن، حافظ حبیب الرحمن ودیگر حضرات نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنسیں ضلع چکوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ضلع چکوال میں ۱۲ر دسمبر کو دو کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ پہلی کانفرنس ملیال مغلاں میں نماز ظہر کے بعد تا عصر منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا تھے۔ اس کانفرنس سے مولانا مفتی محمد معاذ، مفتی خالد میر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع چکوال کے سرپرست صاحبزادہ عبدالقدوس نقشبندی نے خطاب کیا۔ یہ کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مغلاں کی یونٹ نے منعقد کروائی۔ جن میں مولانا ارشد، مولانا خرم رشید، قاری عبدالستار اور مولانا لیاقت کے علاوہ ان کے تمام ساتھی

شامل تھے۔ جنہوں نے کانفرنس کی تیاری کی۔ پورے علاقے میں گشت کر کے لوگوں کو دعوت دی اور میزبانی کا شرف بھی حاصل کیا۔ ملیال مغلاں میں یہ پہلی ختم نبوت کانفرنس تھی جس میں عوام نے بارش کے باوجود بھرپور شرکت کی۔ دینہ سے جمعیت علماء اسلام ضلع جہلم کے امیر قاری خالق داد اور گوجر خان سے ختم نبوت جماعت کے ذمہ دار خالد مبین نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ نیز تحصیل سوہاوہ کے علماء کرام بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مغرب کے بعد انوار مدینہ مسجد میں دوسری کانفرنس کا انعقاد تھا۔ اس کانفرنس سے صاحبزادہ عبدالقدوس نقشبندی، مولانا مفتی محمد معاذ امیر عالمی مجلس ضلع چکوال نے خطاب کیا۔ جبکہ مہمان خصوصی حضرت مولانا اللہ وسایا تھے۔ ۱۳ دسمبر بروز جمعۃ المبارک مولانا اللہ وسایا نے گنبد والی جامع مسجد جہلم میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا ابوبکر مدرسہ جامعہ حنفیہ ضلع جہلم کے مہتمم نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔

ختم نبوت کانفرنس دینہ جہلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ دسمبر ۲۰۱۹ء بعد نماز مغرب مدنی مسجد دینہ مین بازار میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جمعیت علماء اسلام ضلع جہلم کے امیر مولانا قاری خالق داد نے اس کانفرنس کی صدارت کی جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دینہ کے سرپرست بھی ہیں۔ اور جامعہ حسینیہ مدرسہ نکودر کے مہتمم بھی ہیں۔ اس کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر، مفتی خالد میر مبلغ ختم نبوت جہلم، چکوال، کشمیر، مولانا شفیق الرحمن راولپنڈی اور مجلس دینہ کے امیر مولانا خالد محمود ضیغم نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ دسمبر ۲۰۱۹ء کو ٹنڈو آدم میں مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ کی سرپرستی میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جمعہ کی نماز سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور نے خطاب کیا۔ عشاء کی نماز کے بعد دوسری نشست بازار میں منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا راشد مدنی، مولانا تجمل حسین، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد طاہر مکی، مولانا حبیب الرحمن، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا قاری کامران احمد نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ گلشن راوی لاہور کے زیر اہتمام ۱۳ دسمبر ۲۰۱۹ء کو سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد بیگماں صدیق اکبر کالونی بند روڈ لاہور میں زیر صدارت مولانا مسعود احمد منعقد

ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالنعیم، قاری عزیز الرحمن، معروف قاری عبدالغفار ڈیروی، مولانا مشہود احمد، مولانا حبیب الرحمن ضیاء، صوبائی ایوارڈ یافتہ نعت خواں حافظ احمد الحسینی، بھائی محمد ابراہیم، قاری محمد ظفر، قاری خلیل الرحمن، بھائی محمد عمران، محمود سمیت تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کا دورہ میرپورخاص کنری

۱۳ردسمبر بروز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری ملتان سے ٹنڈو آدم تشریف لائے جمعہ ٹنڈو آدم پڑھایا اور جمعہ نماز کے بعد میرپورخاص تشریف لائے عصر اور مغرب کی نماز مرکز ختم نبوت میرپورخاص میں ادا کی نئے تعمیر شدہ مرکز کے لئے دعا فرمائی اور کنری کے لئے روانہ ہوئے حضرت کے ساتھ ملتان سے مولانا اسحاق ساقی اور میرپورخاص سے مولانا مختار احمد اور حافظ منظور نے سفر کیا۔ تمام جماعتی رفقاء نے حضرت سے ملاقات کی۔ ۱۴ردسمبر بروز ہفتہ بعد نماز ظہر طوبیٰ مسجد کنری کے لئے افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ حضرت نے افتتاح کیا۔ مبلغ ختم نبوت کنری مولانا مختار احمد نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے مبلغ ختم نبوت ضلع بہاولپور مولانا اسحاق ساقی کو بیان کی دعوت دی۔ آخر میں ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے تفصیل سے مساجد کی اہمیت اور ضرورت پر بیان کیا۔ ایک نئی مسجد کے لئے سنگ بنیاد رکھا جو کہ مکہ ٹاؤن کنری میں مسجد علی المرتضیٰ کے نام سے بنائی جائے گی۔ عصر کی نماز حضرت نے مدرسہ محمدیہ کنری میں پڑھی اور نماز کے بعد طلباء میں مختصر بیان کیا اور مسجد اور مدرسے کے لئے دعا فرمائی۔ بعد نماز مغرب بخاری مسجد کنری میں حضرت نے سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس میں بیان فرمایا۔ حضرت نے عقیدہ ختم نبوت اور آنے والے فتنوں پر تفصیل سے گفتگو فرمائی اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا بھرپور اعلان کیا۔ حضرت نے فرمایا قادیانی ہمارے نبی مکرم ﷺ کے دشمن ہیں۔ ۱۵ردسمبر بعد نماز مدینہ مسجد میرپورخاص میں ناظم اعلیٰ صاحب نے بیان فرمایا اور سانحہ تیزگام میں شہید ہونے والے مسافران آخرت کے لئے دعا فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۴ردسمبر ۲۰۱۹ء کو حیدرآباد کے سائٹ ایریا کے ایک شادی ہال میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا سیف الرحمن آرائیں نے کی۔ مولانا توصیف احمد نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس جھڈو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۶ردسمبر ۲۰۱۹ء کو جامع مسجد نورالاسلام میں ختم نبوت

کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حافظ عمر دین نے کی۔ مولانا مختار احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے مفصل بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کورس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد انوریہ محمد پورہ چیچہ وطنی میں ۱۵،۱۶؍دسمبر ۲۰۱۹ء بعد نماز مغرب تا عشاء دو روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ صدارت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری، جناب حاجی محمد امین سیٹھی اور جناب حاجی ظفر اقبال نے کی۔ کورس سے مولانا محمد خبیب، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی عبیدالرحمٰن اور مولانا غلام حسین کے بیانات ہوئے۔ اختتامی تقریب میں مولانا محمد ریاض، مفتی محمد ساجد اور پیر جی حفظ الرحمٰن سمیت شہر بھر کی مذہبی قیادت نے شرکت کی۔ کورس کے اساتذہ نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

ختم نبوت کانفرنس ماتلی ضلع بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۷؍دسمبر ۲۰۱۹ء کو عشاء کے بعد گوٹھ غلام نبی کمبوہ تحصیل ماتلی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد حنیف سیال، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس سانگی ضلع سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر و جمعیت علماء اسلام سانگی کے زیر اہتمام ۱۸؍دسمبر بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مکی مسجد سانگی میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قاری فہد علی کورائی کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ محمد مبشر حسین نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ علماء کرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر ضلع سکھر کے نائب ناظم حافظ عبدالغفار شیخ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اطلاعات ونشریات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اپنے اپنے بیانات عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے قادیانی مرزائی فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ مولانا محمد حامد نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے اور ان کے رفقاء کرام مولانا عبدالباسط سومرو، مولانا غلام اللہ ودیگر احباب جمعیت نے کانفرنس کو کامیاب کرنے میں بھرپور محنت کی۔ (محمد عمیر گجر)

ختم نبوت کانفرنس روہڑی

۱۹؍دسمبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر کندہرا تعلقہ روہڑی میں تحفظ ختم نبوت ودستار فضیلت

کانفرنس مولانا غلام مصطفیٰ توصیف کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالقیوم ہالیجوی امیر جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر مولانا محمد صالح ایڈیٹر جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام شیخ الحدیث مولانا میر محمد میرک، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ونشریات مولانا عزیز الرحمن ثانی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ کے امیر مولانا مسعود احمد سومرو ودیگر علماء کرام نے اپنے بیانات میں عقیدہ ختم نبوت وعظمت قرآن پر بیان کیا۔ (محمد عمیر گجر)

ختم نبوت کانفرنس نواں گوٹھ تعلقہ سکھر غلام شاہ ضلع شکارپور

۱۹ ردسمبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواں گوٹھ یونٹ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کے زیر اہتمام بعد عصر تا عشاء جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد پاکستان کے مشہور نعت خواں محمد طاہر بلال چشتی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی کے بیانات ہوئے۔ پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے حافظ حبیب اللہ، حبیب اللہ، محمد سلیمان، محمد افضال نے بھرپور محنت کی۔ (محمد مبشر گجر)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ضلع شکارپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحصیل لکھی غلام شاہ ورستم شہر میں ۱۹ ردسمبر ۲۰۱۹ء کو کانفرنس کا آغاز بعد نماز مغرب قاری محمد اکرم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا سائیں عبداللہ مہر سومرانی شریف نے کی۔ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا طیب میکھو، مولانا رفیق احمد توحیدی، مولانا غلام اللہ مہر درگاہ سومرانی شریف، مولانا نظام الدین کے سندھی زبان میں بیانات ہوئے۔ نعت خواں حافظ اشفاق احمد شکارپوری، قاری آصف ندیم لاہوری، جناب حافظ طاہر بلال چشتی تھے۔ دیگر علماء کرام میں مولانا اسماعیل شجاع آبادی، وکیل ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن ثانی۔ زیر نگرانی مولانا عبدالحکیم صدیقی، مولانا عبدالحلیم مہر، بھائی فضل الرحمن مہر، میر لعل حسین اختر۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جھونگل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۰ ردسمبر ۲۰۱۹ء کو جامع مسجد جھونگل میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت استاذ العلماء مولانا عبدالحئی نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد قاری محمد آصف ندیم، جناب طاہر بلال چشتی جھنگ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ جمعہ کی نماز سے قبل مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سید مسعود شاہ رحیم آباد، مولانا امین، مولانا ناظم الدین پہوڑ امیر ختم

نبوت جھونگل کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز جمعہ مولانا امین سومرو، مولانا عزیز الرحمن ثانی نے خطاب فرمایا۔ یہ کانفرنس زیر نگرانی مبلغ ختم نبوت مولانا ظفر اللہ سندھی اور زیر اہتمام حاجی منظور احمد پھوڑ، مولانا آفتاب احمد، فاروق احمد، مولانا ضمیر احمد سومرو، حافظ منیر احمد، حافظ نعیم اللہ حافظ عطاء اللہ ڈول منعقد ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس خان پور ضلع شکار پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وجمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام خان پور مین بازار میں ۲۰ دسمبر ۲۰۱۹ء بعد نماز مغرب کانفرنس کا اہتمام کیا۔ کانفرنس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ درگاہ جرار شریف نے کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست سے مولانا محمد یوسف بروہی، مولانا غلام قادر بروہی، مولانا عبداللہ اعکڑو، مولانا عبدالرحیم بروہی، مولانا عبیداللہ، مولانا عنایت اللہ، قاری اسرار احمد نے خطاب فرمایا۔ دوسری نشست سے جناب حافظ آصف ندیم لاہوری، حافظ طاہر بلال چشتی جھنگ، حافظ نعمت اللہ سوگی خیر پور، قاری سعد اللہ، قاری سہیل احمد زین کوئٹہ، مکتب اہل تشیع کے رہنما سید ظفر حسین شاہ، مکتب بریلوی کے رہنما مولانا عبدالخالق قاسمی اسکندری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، آخری خطاب مولانا عزیز الرحمن ثانی کا ہوا۔ زیر نگرانی مولانا مفتی لطف اللہ عادل، مفتی شاہد علی، جناب ندیم، جناب سرور، جناب ظہور جان، جناب زبیر ابڑو، جناب اعجاز زہری یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل ضلع سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۲۰ ر دسمبر ۲۰۱۹ء بعد نماز مغرب عیدگاہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت درگاہ ہالیجوی شریف کے چشم وچراغ سائیں غلام اللہ نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ عبدالغفار شیخ نے انجام دیئے۔ مقررین میں مولانا قاری خلیل الرحمن سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور مجاہد جمیعت مولانا حافظ حمد اللہ کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے کہا کہ ملک پاکستان کے اندر نام نہاد حکمران قادیانیوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ یاد رکھو یہ خود تو ڈوبے ہیں، بیڑا تمہارا بھی غرق ہونے والا ہے۔ ان شاء اللہ! کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے پنوعاقل جماعت کے امیر قاری عبدالقادر چاچڑ، غلام شبیر شیخ، حافظ عبدالغفار شیخ، مولوی فہد علی، مولانا محمد حسین جتوئی، بھائی عبیداللہ محمد ایاز شیخ، بھائی بشیر نجار، بھائی محمد زمان نے بھرپور محنت کی۔ کانفرنس رات ساڑھے بارہ بجے مولانا غلام اللہ ہالیجوی کی دعاء پر مکمل ہوئی۔

مفکرختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے تبلیغی اسفار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ۲۰ دسمبر کو ایک روزہ تبلیغی دورہ پر عارف والا تشریف لائے۔ آپ نے مدرسہ عربیہ فاروقیہ قبولہ روڈ عارف والا میں عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا۔ جمعۃ المبارک کے خطبہ ونماز کے بعد منتظمین مدرسہ کی طرف سے دیے گئے ظہرانہ میں شرکت کی۔ بعدازاں رات کا قیام جامعہ حنفیہ بورے والا میں فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار ستانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ستانواں تحصیل کوٹ ادو کے زیراہتمام تحفظ ختم نبوت سیمینار جامع مسجد مدنیہ اڈیوالی میں مورخہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ کو بعد از نماز مغرب منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری تشریف لائے اور بہت خوبصورت انداز میں عقیدہ ختم نبوت، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان، اور معاشرتی رہن، سہن سے متعلق نورانی خطاب فرمایا۔ سامعین خطاب سن کر اشکبار ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ ادو کے مبلغ مولانا محمد ساجد نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں، جماعتی لٹریچر، جماعت کے ماہنامہ ترجمان لولاک کا تعارف کروایا۔ مولانا قاری ابوبکر امیر یونٹ ستانواں، مولانا عبدالباسط، مولانا عبدالحمید حقانی نے بھرپور معاونت کی۔

حضرت پیر ناصرالدین خاکوانی کا تین روزہ دورہ سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا پیر ناصرالدین خاکوانی تین روزہ دورہ پر سندھ تشریف لائے۔ ۲۰ دسمبر محراب پور۔ ۲۱ دسمبر نواب شاہ اور ۲۲ دسمبر بروز اتوار کو سکھر میں آپ کی آمد ہوئی۔ بعد نماز عشاء سکھر کی مرکزی جامع مسجد بندر روڈ میں حضرت کا بیان ہوا۔ حضرت کے تمام پروگراموں کا نظم وترتیب حضرت کے معتمد خاص وخلیفہ مجاز سید امین الدین پاشا نے دیا۔ سکھر میں حضرت اقدس کے متعلقین میں سے احباب نے جن میں مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا عبدالقادر، مولانا مفتی محکم الدین ودیگر حضرات نے بھرپور محنت کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے امیر مولانا قاری جمیل احمد بندھانی نے بھرپور سرپرستی وتعاون کیا۔ (محمد حسین ناصر)

ختم نبوت کورس کندھ کوٹ ضلع کشمور

کندھ کوٹ مدرسہ بحرالعلوم میں تین روزہ ختم نبوت کورس ۲۱، ۲۲، ۲۳ دسمبر ۲۰۱۹ء کو منعقد ہوا۔ دودن جامعہ دارالفیوض کے استاذ الحدیث مولانا عبدالعزیز سمیجو اور اسی ادارہ کے طالب علم مولانا ظہیر

احمد نے حیات عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر بیان کئے۔ ۲۳؍دسمبر کو مولانا محمد حسین ناصر نے ختم نبوت اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت پر تفصیلی بیان کئے علاقہ کے احباب تاجر، علماء کرام وطلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی اس کورس کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا ظہیر احمد کے ساتھ اس مدرسہ کی انتظامیہ مولانا عبدالعزیز کھچو، مولانا عبدالصمد، مولانا مفتی محمود نے بھرپور تعاون کیا۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس کندھ کوٹ ضلع کشمور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کندھ کوٹ کے زیر اہتمام ۲۳؍دسمبر ۲۰۱۹ء بعد نماز عشاء مسجد ابوعبیدہؓ میں ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت مولانا رحیم بخش چاچڑ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کندھ کوٹ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالغفور بھٹو نے خطاب کیا۔ اس کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا رحیم بخش چاچڑ، مولانا محمد اسعد ساوند، مولانا مسعود احمد، مولانا عبیداللہ اور مولانا عطاء اللہ کھچو نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

۲۴؍دسمبر بروز منگل بعد نماز ظہر جامع مسجد فخرالدین گھوٹکی میں ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی سائیں سید نور محمد شاہ۔ زیر انتظام ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی مولانا محمد یوسف شیخ منعقد ہوئی۔ تلاوت وہدیہ نعت کے بعد مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیان ہوئے۔ (محمد عزیز گجر)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس میلسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۵؍دسمبر ۲۰۱۹ء بروز بدھ کو جامع مسجد عدالت والی میلسی ضلع وہاڑی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی نگرانی قاری خلیل الرحمٰن اور سرپرستی مولانا مفتی محمود احمد امیر عالمی مجلس میلسی نے فرمائی۔ حافظ محمد وقاص کی تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔ حافظ امیر حمزہ، ذوالقرنین قریشی، ملک جعفر خادم خاص حضرت خاکوانی اور مولانا قاری آصف رشیدی نے ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادتیں حاصل کیں۔ مولانا محمد مکی، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی اور مرکزی نائب امیر حضرت حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی مدظلہ کے مفصل خطابات ہوئے۔ کانفرنس میں مولانا مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی، شیخ الحدیث مولانا محمد یاسین جامعہ ابوہریرہؓ، مولانا غلام یاسین، مولانا عبدالعزیز حسانی، مولانا محمد رمضان، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد عمیر شاہین، مولانا نور محمد

شاہین اور قاری محبوب احمد سمیت علاقہ بھر کے مذہبی، سیاسی اور سماجی رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ مسجد کی انتظامیہ نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس راجن پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت زیر اہتمام ۲۶ر دسمبر ۲۰۱۹ء کو دار العلوم محمودیہ جامع مسجد فاروق اعظمؓ راجن پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ضلعی امیر عالمی مجلس صاحبزادہ جلیل الرحمن صدیقی نے کی اور نگرانی مولانا محمد عمر فاروقی نے کی۔ کانفرنس میں مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا قاری محمد اقبال نے خصوصی خطابات فرمائے۔ اس موقع پر جناب مولانا قاری یاسین شاکر، مولانا کفایت اللہ درخواستی، مولانا انیس الرحمن فاروقی، مولانا نعمت الرحمن فاروقی، مولانا قاری شاہد منظور، قاری عبدالغنی، ندیم چوہدری، عمر فاروق تگہ، زبیر خان گوپانگ، راؤ دانیال حسن، راؤ عدیل، رانا سکندر، رانا زین، چوہدری لیاقت احمد کریم، مشتاق احمد رضوی، شبیر مہروی، سردار زاہد محمود خان مزاری، زاہد انجم بھٹی، جناب راول خان بزدار اور اہلیان راجن پور کی بڑی تعداد موجود تھی۔

ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں ختم نبوت کی صدائیں

حسب روایت ماہ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کے عنوان پر ۵۰ سے زائد پروگرامز منعقد ہوئے، جو کہ پچھلے تمام پروگرامز کا ریکارڈ توڑتے ہوئے حاضری اور انتظام کے حوالے سے اپنی مثال آپ تھے۔ پورے ماہ میں یومیہ ۲ سے ۳ پروگرام ہوتے رہے، جن میں عوام کی ایک کثیر تعداد ان محافل کی زینت بنتی رہی۔ پروگراموں میں عقیدہ ختم نبوت، سیرت طیبہ اور عہد حاضر میں اس کی تطبیق، رد قادیانیت، حیات، رفع آسمانی ونزول ارض سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان جیسے موضوعات کو خاص طور پر بیانات کا حصہ بنایا گیا۔ موجودہ حالات اور ناموس رسالت ﷺ کی اہمیت جیسے عنوانات پر گفتگو ہوتی رہی، جن کے ذریعے عوام وخواص میں ختم نبوت کے کاز کو اُجاگر کیا جاتا رہا۔ ان پروگراموں کی سرپرستی ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام بالخصوص مولانا قاری محمد طارق اور مولانا پروفیسر وحید الدین فرماتے رہے۔ بیانات کے حوالہ سے مولانا قاضی عبدالحلیم، مولانا قاری محمد رفیق، مولانا اللہ بخش، مولانا قاری حفیظ اللہ، مولانا قاری احسان اللہ احسان، مولانا مفتی نوید احمد، مولانا قاری عنایت اللہ عثمانی اور محمد اسلم معاویہ کا تعاون شامل حال رہا۔ باہر سے تشریف لانے والے مہمانان گرامی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا نور محمد

ہزاروی سرگودھا، مولانا محمد حمزہ لقمان مظفرگڑھ، مولانا محمد انس ملتان، مولانا محمد فہیم خوشاب، مولانا عبدالحمید تونسوی اور مولانا عبدالمجید قاسمی جیسے حضرات شامل رہے۔

چوک اعظم میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

مولانا محمد ساجد نے مکی مسجد کروڑ میں دین اسلام کی حقانیت اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی پر خطاب فرمایا۔ بعدازاں کروڑ کے علماء کرام مولانا عبدالرب، مولانا عبداللہ، مولانا محمد عمر، مفتی محمد فاروق ناظم عالمی مجلس کروڑ لعل عیسن کی موجودگی میں صہیب احمد ولد حنیف کو کلمہ طیبہ پڑھایا۔ نومسلم جوان نے قادیانی ذریت اور مرزا قادیانی پر چار حرف بھیج کر اسلام قبول کیا۔

مسافران آخرت

☆......حضرت مولانا فداء الرحمن درخواستی
☆......مولانا مجاہدالحسینی فیصل آباد
☆......قاری محمد قاسم کوٹ سلطان
☆......سید ہدایت رسول شاہ فیصل آباد
☆......مولانا عاشق الٰہی کھاکھی
☆......والد محترم مولانا عبدالمجید گوجرانوالہ
☆......برادر مکرم بھائی طلحہ قدوسی گوجرانوالہ
☆......برادر حاجی احسان اللہ گوجرانوالہ
☆......والد محترم مولانا عبدالستار نیازی خانیوال
☆......محمد اجمل شاہ کھگہ خانیوال
☆......صوفی محمد یعقوب منڈی بہاؤالدین
☆......مولانا افضل الحق ڈیرہ غازی خان
☆......ہمشیرہ محترمہ حکیم عبدالرحمن جعفر تونسہ
☆......والدہ محترمہ حکیم عبدالقادر جعفر تونسہ
☆......قاری محمد صدیق پیرکمال
☆......ڈاکٹر احمد خان نیازی چوک اعظم
☆......ابن مولانا محمد قاسم فتح پور لیہ
☆......چچا مولانا محمد ساجد مبلغ بھکر
☆......مولانا عبداللطیف تمبہ
☆......والدہ محترمہ مولانا قاری محمد اسلم نوشہرہ
☆......والد محترم قاری علم الدین قصوری
☆......والد محترم جناب نعیم الرحمن قصوری
☆......والد محترم جناب کوثر حلوانی قصور
☆......والد محترم قاری محمد اشرف دیپال پور
☆......والدہ محترمہ قاری ابوبکر رحیمی دیپال پور
☆......والدہ محترمہ مولانا غلام محمود انوراوکاڑہ
☆......شہداء سانحہ تیزگام میرپور خاص سمیت تمام حضرات گزشتہ سہ ماہی میں دارفانی سے رخصت ہوگئے۔

اللہ پاک تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مرحومین کے لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبداللہ شاہ صاحب
حضرت مولانا سید محمد گوہر شاہ صاحب
16 فروری 2020 بروز اتوار 10 بجے دن
چارسدہ پارک نزد غازی گل بابا چارسدہ
سالانہ
عظیم الشان
ختم نبوۃ کانفرنس
چارسدہ
تحفظ ناموس رسالت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے
مہمان خصوصی
قائد ملت اسلامیہ
حضرۃ مولانا
فضل الرحمن
قائد جمعیۃ
قائد اسلامی انقلاب
دامت برکاتہم
صاحب
مرکزی امیر
جمعیۃ علماء اسلام
پیر طریقت رہبر شریعت
ولی کامل
حافظ
حضرۃ مولانا
محمد ناصر الدین خان خاکوانی
حفظہ اللہ
صاحب
نقشبندی مجددی
نائب امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
شاہین ختم نبوۃ
حضرت مولانا
اللہ وسایا
حفظہ اللہ
صاحب
مرکزی رہنما
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
ضلع چارسدہ
0333-9168184, 0300-9002412
0313-9575141, 0333-2458046

مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر سندھ
تحفظ ختم نبوت کانفرنس
14 فروری 2020 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب ان شاء اللہ
قاری خلیل احمد
سید محمد شاہ
عبدالصمد ہالیجوی
قاری جمیل احمد
عبدالقیوم
عبدالمجیب قریشی
عبداللطیف اشرفی
محمد حسین ناصر
عبدالباری
مسعود افضل
شفیع محمد
محمد ایوب شاہ
اسد اللہ میمن
حافظ حمد اللہ صاحب
حضرت مولانا اللہ وسایا
شاہین ختم نبوت، فاتح قادیانیت عالم باعمل
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
مفتی محمد کفایت اللہ
فخر جمعیۃ
مرکزی رہنما جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
علامہ عبداللہ عابد
احسان احمد
قاری محمد ابوبکر صفدر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر
0302-3623805
0300-3131165

D:\www.amtkn.com\laulak.info\record\1441\2\pages